ڈاکٹرز، مریض اور عام لوگوں کو رمضان میں پیش آنے والے
جدید مسائل کے جدید میڈیکل ریسرچ کی روشنی میں دلائل
کے ساتھ تحقیقی جوابات

بنام

میڈیکل سائنس اور روزے کے مسائل

مکتبہ ضیاء اہلسنت

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں

نام کتاب: میڈیکل سائنس اور روزے کے مسائل

تصنیف: مفتی ابو الحسن محمد قاسم ضیا القادری

ڈیزائننگ: حافظ محمد غضنفر علی

پروف ریڈنگ: مولانا محمد صدیق رضا قادری

سن اشاعت: 19 مارچ 2019

صفحات: 96

تعداد: 1100

قیمت:

قانونی مشیر: غلام مصطفیٰ (ایڈوکیٹ ہائی کورٹ)

ناشر: مکتبہ ضیاء اہلسنت

qasimzia2526@gmail.com

qasimziaalqadrialmadani

Shaykh Qasim Zia al Qadri

00447448697754

کتاب ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ لاہور — مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور — مکتبہ نوریہ رضویہ لاہور

مکتبہ ضیاالقرآن لاہور — مکتبہ فیضان رضا جوہر ٹاون — مکتبہ الغنی کراچی

مکتبہ غوثیہ کراچی — مکتبہ امام احمد رضا لاہور — مکتبہ چشتی کتب خانہ لاہور

مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد — مکتبہ فیضان مدینہ فیصل آباد — مکتبہ غوثیہ اوکاڑہ

فہرست

فقیر اپنی اس کتاب میڈیکل سائنس اور روزے کے مسائل کا انتساب

حضور پُر نور امام التقی والنقی غوث الاعظم شیخ **عبد القادر** جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اور

مجدّدِ دین و ملت پروانہ شمع رسالت **امام احمد رضا خاں** علیہ الرحمۃ

اور

شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری بانی دعوت اسلامی

کی طرف کرتا ہے۔ اور اُن شخصیات جنہوں نے قدم قدم پر رہنمائی فرمائی۔ اور انگلی پکڑ کر فقیر کو چلنا سیکھایا یعنی میرے تمام اساتذہ کرام کی طرف کرتا ہے۔

از قلم

ابو الحسن محمد قاسم ضیاء القادری

پیش لفظ

اللہ سبحانہ وتعالی نے مسلمانوں کی ایک جماعت کو دین سمجھنے اور فقہ کے حصول کا حکم فرمایا جیسا کہ وہ فرماتا ہے

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ

ترجمہ کنزالایمان اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی (فقہ) سمجھ حاصل کریں۔

(التوبہ:122)

پھر ان فقہ حاصل کرنے والوں کو علم دین کے حصول کے بعد کیا مرتبہ ملا کہ اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علمائے مجتہدین اور دیگر علماء کو اپنا جانشین و وارث قرار دیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

اَلْعُلَمَاء وَرَثَة الْاَنْبِيَآء

علماء انبیاء کے وارث ہیں

(سنن ابی داؤد، کتاب العلم، 1:317، الرقم: 3641)

ان علماء مجتہدین اور ایمہ کرام نے شب و روز دین متین کی خدمت کرتے ہوئے قرآن وسنت سے مسائل کا استخراج کیا اور ان مسائل پر مشتمل فقہ کی کتابوں کو مرتب فرمایا اور ہزاروں مسائل کے جزئیات (Rulings) لکھے بلکہ ان جزئیات میں اصولوں کو چھپا دیا جیسا کہ صاحب ہدایہ کی عادت ہے کہ وہ جزئیہ میں ہی اصول کو بیان کر دیتے ہیں۔ اب علماء ومفتیان کرام کی ذمہ داری ہے کہ ٹکنالوجی کی ترقی، جدید آلات و وسائل کی پیدائش، سیاسی و اقتصادی نظام میں تغیرات، عرف و رواج کی تبدیلیوں کی وجہ سے جو ہزاروں نئے مسائل پیدا ہو رہیں انہیں اسلاف کے دیئے ہوئے جزئیات کی روشنی میں حل کریں اور صرف جزئیہ کے ظاہری الفاظ پر ہی نظر نہ ہو بلکہ اس میں پوشیدہ اصول کو سمجھنے کی کوشش کریں اور پھر مسائل جدیدہ (Modern Rulings) کی مکمل تفصیل جان کر فقہ کے اصولوں کی روشنی میں انہیں حل کیا جائے۔

یہ کتاب جو ابھی آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ان فتاوی کا مجموعہ ہے جنہیں میں نے برطانیہ میں دیا۔ اس میرا کوئی کمال نہیں میں نے تو بس قدیم جزئیات کی روشنی میں جدید مسائل کی نوعیت کو سمجھ کر انہیں حل کیا ہے۔ اس کتاب میں نہ صرف ہمیں مسائل جدیدہ کا علم ہوگا بلکہ فقہ کے طالب کو قدیم مسائل کے پیش نظر جدید کو حل کرنے کا طریقہ بھی آجائے گا۔ اور اس کو جزئیات کے ساتھ کچھ ایسے اصول بھی مل جائیں گے جس کی مدد سے یہ سینکڑوں مسائل کے حل پر قادر ہو جائے گا۔ کیونکہ آج علماء کرام یا مفتیان کرام کا کام صرف صریح جزئیہ ہی نقل کرنا نہیں بلکہ غیر صریح عبارت میں پوشیدہ اصول کے پیش نظر جدید مسئلہ کا حل (Solution) ہے۔

کتاب کی خصوصیات

☆ اس مختصر کتاب میں روزے کی حالت میں پیش آنے والے میڈیکل کے متعلقہ جدید مسائل کو حل کیا گیا ہے۔

☆ ہر مسئلہ کا جواب فقہی جزئیات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

☆ ایسے فقہی اصولوں کو بھی بیان کیا گیا ہے جن کی مدد سے سینکڑوں مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

☆ مسائل جدیدہ کی کیفیت کو بھی بیان کیا گیا ہے تا کہ قارئین کو ان کی صحیح تفہیم ہو سکے۔

☆ قدیم جزئیات سے استدلال کرنے کا طریقہ بھی سکھایا گیا ہے تا کہ فقہ کے طالبین کی مدد ہو سکے۔

☆ ہر فقہی عبارت کا حوالہ مع صفحہ نمبر تحریر کیا گیا ہے تا کہ بوقتِ ضرورت اصل کی طرف رجوع کیا جا سکے۔

☆ ہر عربی عبارت پر اعراب بھی لگا دیئے گئے ہیں تا کہ غیر علماء بھی استفادہ کر سکیں۔

(دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی اس کاوش کو قبول فرمائے)

آمین

دعا گو

ابو الحسن محمد قاسم ضیاء القادری

حالاتِ استادِ گرامی

ابتدائی حالات

مصنفِ کتب کثیرہ حضرت مولانا الحاج مفتی ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری پاکستان کے ایک مشہور شہر لاہور کے ایک قصبہ مانگامنڈی میں پیدا ہوئے۔

آپ کے والدِ ماجد ایک غریب اور مزدور اور نہایت ہی شریف مزاج ،نمازوں کے پابند اور جن کا نام عبد المجید اور تعلق راجپوت خاندان سے ہے موصوف ہندستان کے ضلع ریاست پٹیالہ گاؤں ہوڈلہ میں پیدا ہوئے۔ ہندستان میں غیر مسلموں کے ظلم وستم سے تنگ آکر ملک پاکستان میں ہجرت کی۔ موصوف پاکستان کے شہر لاہور کے ضلع مانگامنڈی قلعہ ترڑے میں رہائش پذیر ہوئے۔

اِبتدائی تعلیم

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم مسجد المدنی قلعہ ترڑے میں قاری صاحب سے حاصل کی ،جس میں آپ نے کم (TIME PERIOD) میں قرآن پاک پڑھا اور دنیاوی تعلیم (WORLDLY EDUCATION) مانگا مڈل سکول اور مانگا ہائی سکول سے حاصل کی ،آپ ہر سال ٹاپ (TOP) کرتے اور اپنے اساتذہ اور والدین کا نام روشن کرتے اور تمام اساتذہ آپ پر فخر کرتے اور انعام

واکرام سے بھی نوازتے۔آپ نے میٹرک میں 30 سال کا ریکارڈ توڑکر اپنے اساتذہ اوروالدین کا نام روشن کیا آپ اپنی تعلیم کے اخراجات(EXPENSES) اپنے والدین سے نہ لیتے تھے بلکہ پارٹ ٹائم(PART TIME) کام کاج کر کے اپنے خوداخراجات(EXPENSES)اٹھاتے۔آپ کوفقہی مسائل سے شغف تھا،آپ نے سکول کی تعلیم کے دوران محدث اعظم پاکستان کے شاگرد مولانا مقبول حسین علیہ الرحمہ سے ترجمہ القرآن پڑھااور چھے(6)سال کا عرصہ ان کے ساتھ گزارا۔

اعلیٰ تعلیم

آپ میٹرک کے بعدعلم دین کے حصول کے لیے واہ کینٹ چلے گئے۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی(Scholar course) میں داخلہ(Admission)لیا۔آپ نے آٹھ(8)سالہ درس نظامی کورس کو چھے(6)سال میں ہی کرلیا۔درجہ اولیٰ اور درجہ ثانیہ ایک سال میں اچھے نمبر (Marks)حاصل کرکے پاس کیا۔

درس نظامی کےعلوم میں سے حضرت کوصرف ونحواورفقہ واصول فقہ سے کافی دلچسپی تھی۔اسی لیےآپ نے سب سے پہلی کتاب فقہ کے موضوع پر ہی لکھی ۔واہ کینٹ میں اساتذہ کرام نے آپ کے شوقِ علم دین کودیکھ کر پورالائبریری روم آپ کے سپردکررکھا تھا۔کلاس ٹائم کے بعدآپ اکثر وقت اسی روم میں مطالعہ میں مصروف پائے جاتے۔افتاء کا شوق ابتداء سے ہی تھااس لیے فقہی کتابوں کا زیادہ مطالعہ فرماتے اورذاتی مطالعہ کاایک ہدف مقرر کررکھا تھا۔آپ فرماتے ہیں جب تک روزکاوہ ہدف پورانہ ہوجاتاتواچھی طرح کھانابھی نہ کھایاجاتا۔

پھر آپ درجہ ثالثہ کے بعد واہ کینٹ سے فیصل آباد تشریف لے آئے۔آپ نے دورِ طالبِ علمی میں جو کتابیں تصنیف کی ان کتب کو بہت جلد کامیابی حاصل ہوئی۔

دوران درسِ نظامی ہی فقہ کی بڑی بڑی کتابیں پڑھ چکے تھے۔جن میں بہارشریعت وفتاوی رضویہ جیسی کتب بھی شامل تھیں۔آپ کے شیخ طریقت امیر اہلسنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی آپ کو صاحب کثیر المطالعہ کے لقب سے یاد فرماتے۔

ایک مرتبہ مدنی مذاکرے کے دوران امیر اہلسنت فرمانے لگے کہ آگے بیٹھی ہوئی شخصیات سے سوال ہوگا۔آپ نے سوال فرمایا تو کچھ شخصیات نے جوابات دیئے مگر وہ جواب غلط تھے۔جب امیر اہلسنت نے استادِ گرامی کو دیکھا تو انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قاسم ضرور اس کا جواب دیدے گا۔آپ کے اٹھنے سے قبل ہی کسی اور نے جواب دے دیا۔

اسی طرح ہی ایک مدنی مذاکرے کے دوران امیر اہلسنت نے آپ سے سوال فرمایا آپ نے فوراً اس کا جواب دے دیا جو کہ صحیح تھا تو امیر اہلسنت اس قدر خوش ہوئے کہ سو روپے کا نوٹ بطورِ تحفہ عطا فرمایا۔

جب مرکز کو انگلش ٹیچر کی ضرورت محسوس ہوئی تو دورہ حدیث کے طالب علموں کو انگلش کورسز کروانے کے لئے ٹیسٹ کے ذریعے سلیکشن (Selection) کی گئی جن میں پانچ طلبا کی سلیکشن (Selection) ہوئی جن میں آپ نے نمایاں کارکردگی دیکھائی۔پھر آپ نے دورہ حدیث انگلش میں کیا۔دورہ حدیث کے بعد دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کی ترقی اور دین وسنیت کی خدمت کیلئے سری لنکا

چلے گئے۔

سری لنکا کا سفر

سری لنکا میں تقریباً تین ماہ قیام فرمایا جس میں تقریباً مکمل سری لنکا کا دورہ فرمایا جگہ جگہ شافعی مذہب کے علماء و مشائخ سے فقہی موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ استادِ گرامی فرماتے ہیں کہ سری لنکا پر بدھ مت کی حکومت ہے لہذا اہم گلیوں اور بازاروں میں جگہ جگہ نصب بتوں کے سامنے با آوازِ بلند کلمہ شہادت پڑھتے۔ کولمبو میں ایک مشہور تابعی بزرگ کا دربارِ پاک ہے جو درگاہِ قطبِ سیلون کے نام سے جانا جاتا ہے۔کولمبو میں قیام کے دوران درگاہ پاک پر تقریباً روزانہ حاضری کا معمول ہوتا۔

فیصل آباد میں تدریس

سری لنکا سے واپسی پر فیصل آباد میں جامعہ قباء کے اندر درس نظامی کے فنون کی تدریس کی ذمہ داری سنبھال لی۔ وہاں تقریبا ایک سال پڑھایا اور پھر انگلینڈ میں دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے جامعہ میں تدریس کی خاطر انگلینڈ چلے گئے۔ وہاں بڑھی بڑھی کتابیں پڑھانے کا موقع ملا اور اولی سے لے کر موقوف علیہ تک کتابیں پڑھائیں تا حال وہیں تدریس فرما رہے ہیں۔

شوقِ تصنیف

استادِ گرامی کی طبیعت تصنیف کی طرف کافی مائل تھی۔ ہمیں پڑھاتے وقت بھی تصنیف کا شوق دلاتے رہتے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ تحریر کو بقاء ہے۔

مرنے کے بعد بھی تحریر زندہ رہ کر دین وسنیت کو فائدہ دیتی رہتی ہے۔آپ نے دورانِ تعلیم ہی تصنیف کا کام شروع کر دیا تھا۔آپ کی چار کتابیں دورانِ تعلیم ہی چھپ گئیں۔

جو درج ذیل ہیں

(۱) تلخیص فتاوی فیض الرسول وفقہ ملت

(۲) کشف الصدور فی معجزات الرسول المعروف بہ معجزاتِ مصطفی

(۳) الصلوۃ والسلام کے صیغوں کا ثبوت

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات

(۵) شرح ہدایہ بنام ضیاء الروایہ فی شرح الھدایہ

اس میں ہر فقہی مسئلہ پر حدیث صحیح اور آیمہ احناف میں موجود مختلف فیہ مسائل میں موجودہ دور میں جس قول پر فتوی ہے اس کی تصریح کی گئی ہے اور ابھی تک غیر مقلدین کے ہدایہ اور فقہ حنفی پر جس قدر اعتراضات تھے سب کے احادیث کے ذریعے جوابات دیئے گئے۔ یہ استادِ گرامی کا احناف پر احسانِ عظیم ہے۔

(۶) تسہیل تجلی الیقین المعروف مقامِ حبیب

(۷) آیاتِ قرآنیہ کے اسباب۔

(۸) ضیاء البیان در شانِ رمضان

(۹) میڈیکل سائنس اور روزوں کے مسائل

(۱۰) ضیاء البیان در شانِ حبیب الرحمن

(۱۱) ضیاء العقائد مع الدلائل

(۱۲)　فتاوی یورپ و برطانیہ

اس میں برطانیہ و یورپ کے اندر پیش آنے والے جدید شرعی مسائل کا حل فقہ حنفی کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

افتاء کی مصروفیات

انگلینڈ میں نو پید مسائل کے حل کے لیے کئی علماء کرام جد و جہد کر رہے ہیں۔مگر استاد محترم مفتی محمد قاسم ضیاء صاحب نے جو کام کیا اور علماء وعوام کی جو رہنمائی فرمائی اس کی مثال نہیں ملتی۔

انگلینڈ کے سب سے بڑے مفتی حضرت مولانا شمس الھدی مصباحی مدظلہ العالی نے استاد محترم قاسم ضیاء صاحب کے فتاوی کو خوب سراہا۔قبلہ استاد صاحب نے انگلینڈ میں پیش آنے والے کئی جدید مسائل کو حل فرمایا۔اب تو ان سوالوں کے جوابات پر مشتمل فتاوی یورپ و برطانیہ کی پہلی جلد شائع بھی ہو چکی ہے جس میں 2015 سے 2018 تک دیئے ہوئے آپ کے فتاوی موجود ہیں۔اسی فتاوی کی انگلش ٹرانسلیشن اور دیگر جلدیں کے زیر طبع ہیں۔

تدریس

استاد محترم مفتی محمد قاسم ضیاء القادری الحنفی الماتریدی صاحب نے کئی جامعات میں درسِ نظامی (عالم کورس) کروایا اور آپ کے انگلینڈ و پاکستان میں

سینکڑوں شاگرد ہیں اور بیسیوں ایسے ہیں جو آگے پڑھا رہے ہیں۔

ماہر علوم وفنون

استاد محترم محمد قاسم ضیاء صاحب کئی علوم وفنون کے ماہر ہیں۔ جوفنون آپ کے درس وتدریس میں شامل ہیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

(1) صرف (2) نحو (3) ادب (4) اصولِ تفسیر (5) تفسیر (6) اصول فقہ (7) فقہ (8) علم تجوید (9) منطق (10) فلسفہ (11) مناظرہ (12) اصول حدیث (13) حدیث (14) افتاء نویسی (15) علم الکلام (16) فنِ عروض (شعروشاعری اور بحور کا علم) (17) علم المعانی (18) علم البیان (19) علم البدیع

از قلم

مولانا اشتیاق احمد

مولانا محمد صدیق قادری

استاذ العلماء مفتی محمد قاسم ضیاء القادری مدظلہ العالی کی فقاہت وذہانت کے بارے میں علماء ومفتیانِ کرام نے تاثرات دیئے ہیں جس سے آپ کی شخصیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ان میں چند تاثرات درج ذیل ہیں۔

استاذ العلماء مفتی شمس الہدی مصباحی دامت برکاتہم العالیہ کے تاثرات

رئیس دار الافتاء کنز الایمان یوکے، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، ہند

محترم ومکرم حضرت مولانا مفتی محمد قاسم ضیاء قادری زِیدَ مجدہ، ایک ٹھوس صلاحیت رکھنے والے عالمِ دین ہیں۔ اصول وفروع پر اچھی نظر رکھتے ہیں۔ محنتی ہیں اور مطالعہ کتب کا شوق رکھتے ہیں اور ذہنِ ثاقب، طبع اخاذ، فہمِ وقار سرعتِ تحریر کا وصف بھی رکھتے ہیں۔ اپنے فتاوی بذریعہ ڈاک مجھے ارسال فرماتے رہتے تھے۔ پھر میں اسے چیک کرکے بھیج دیا کرتا رہا۔ بڑی مسرت ہے کہ وہ مجموعہ فتاوی اس وقت آپ کی زینتِ نظر بنا ہوا ہے۔ دعا ہے کہ ربِ قدیر اسے شرفِ قبول عطا فرمائے اور مسلمانوں کی اصلاح کا بہترین ذریعہ بنائے۔ مولانا موصوف کو مزید سے مزید تر اس طرح کی خدماتِ دینیہ جلیلہ کی توفیقِ رفیق سے نوازے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوۃ واکرم التسلیم

خیر اندیش

شمس الہدی عفی عنہ

خادم دار الافتاء کنز الایمان یوکے

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

23 ربیع الغوث 1439 ہجری

استاذ العلماء مفتی **عبدالنبی حمیدی** دامت برکاتہم العالیہ **کے تاثرات**

رئیس دار الافتاء ساؤتھ افریقہ

فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری صاحب کے فتاوی کا مجموعہ ''فتاویٰ یورپ و برطانیہ'' اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اعلیٰ حضرت کا فیضان ان کے فتووں میں خوب ظاہر ہوتا ہے۔

اس مجموعہ فتاویٰ کے اکثر فتاوی میری نظر سے گزرے ہیں۔ میں نے اُن فتووں کو درست پایا بہت سارے جدید اور مغربی مما لک میں پیش آنے والے مسائل کا حل بھی علامہ موصوف نے بہت خوب پیش کیا اور دلائل سے مزین کیا اور ہر فتوی کو فقہِ حنفی کے اصول وفروع کی روشنی میں حل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کی کوشش کو قبول فرمائے اور اُن سے خوب خوب دین کی خدمت لے۔

آمین

عبدالنبی حمیدی

فرام ساؤتھ افریقہ

1 جمادی الاوّل 1439

18 جنوری 2018

رئیس دار الافتاء فیضان شریعت لاہور پاکستان

فقیر غفرلہ المولی القدیر علم اور اہل علم دوست ہے، اور اس کی توفیق سے فنِ افتاء سے پچھلے دس سال سے منسلک ہے، حال ہی میں علامہ مفتی ابوالحسن محمد قاسم ضیاء المدنی قادری کے فتاوی کا مجموعہ فتاوی یورپ و برطانیہ میری نظر سے گزرا جس کے کثیر حصہ کو مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ موصوف ایک فقیہ، جدید موضوعات پر لکھنے والے عالم و مفتی ہیں۔ زیر نظر فتاوی آپ نے عوام وخواص کے افادہ کے لیے مرتب فرمایا ہے۔

اس کے مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے یہ فتاوی خاص کر یورپ و برطانیہ میں رہنے والوں کیلئے بہت ہی اہم، نہایت ہی انمول اور بے حد مفید ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ صحیح و معتمد مسائل کا لا جواب مجموعہ ہے۔ ماشاء اللہ عزوجل حضرت مولانا مفتی قاسم ضیاء صاحب چونکہ عرصہ دراز سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔ انہوں نے مغربی ممالک کے عرف وتعامل کا بغور دیکھا ہے اس وجہ سے انہوں نے بہت محنت کے ساتھ اہل یورپ و برطانیہ کے درپیش مسائل کو سامنے رکھ کر کثیر مسائل کو بہت خوبصورت، آسان، علمی وفقہی انداز میں فقہ حنفی کی روشنی میں حل فرمایا ہے۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ یہ فتاوی عام فرد کے لئے فرض علوم سیکھنے کے حوالے سے انسائیکلو پیڈیا کی مثل ہے۔ موصوف نے کئی جدید مسائل پر قلم اٹھایا ہے جو قارئین کو دیگر کتب فتاوی میں نہ ملیں گے۔ زیر نظر فتاوی کو پڑھنے کے بعد کوئی بھی مفتی یہ نہیں کہ سکتا کہ مولانا نے بغیر کتبِ فقہ اور اصول فقہ پر نظر کیے کچھ لکھا اور رسم الافتاء کا لحاظ کئے بغیر فتاوی تحریر فرمائے اور نہ ہی حضرت نے کسی جدید مسئلہ میں اپنا موقف بلا دلیل پیش کیا۔ بلکہ تقریباً ہر فتوی کو کئی کئی جزیات سے مزین فرمایا جو کہ موصوف کے کثیر مطالعہ اور کتب فقہیہ پر گہری نظر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

ابو اطہر مفتی محمد اظہر
متخصص فی الفقہ السلامی، الشہادۃ العالمیۃ
بانی ادارہ فیضان شریعت لاہور پاکستان

خلافت واجازت

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ امجدیہ کی خلافت واجازت

قبلہ مفتی محمد قاسم ضیاء دامت برکاتہم العالیہ کو نبیرہ صدر الشریعہ مفتی ابوسعد محمد انعام المصطفی اعظمی امجدی دامت برکاتہم العالیہ نے صاحب بہار شریعت صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ اور جگر گوشہ صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی عبدالمصطفی اعظمی الازہری علیہ الرحمۃ کی اور اپنی خلافت عطا فرمائی جیسا کہ وہ خود استاد محترم کی طرف ارسال کیے گئے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں محمد انعام المصطفی اعظمی امجدی، حضرت علامہ مفتی محمد قاسم ضیاء القادری صاحب کو میں اپنی خلافتوں کے ساتھ اپنی خلافت دیتا ہوں اور تمام اوراد و وظائف اور تعویذات کی بھی اجازت دیتا ہوں۔

اور میں اجازت دیتا ہوں کہ صدر الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ اعلیٰ حضرت و مصنفِ بہار شریعت) اور جگر گوشۂ صدر الشریعہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ عبدالمصطفی اعظمی الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ قادریہ رضویہ امجدیہ میں میرے اور اپنے ارادت مندوں کو مرید کر سکتے ہیں۔

فقط

ابوسعد محمد انعام المصطفی اعظمی امجدی

خلافتِ سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ

قبلہ مفتی محمد قاسم ضیاء دامت برکاتہم العالیہ کو سلسلہ برکاتیہ اور چاروں سلاسل کی خلافت قبلہ پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد خالد رضوی برکاتی (ناظم اعلی دارالعلوم جامعہ رشیدیہ رضویہ نورالقرآن گوجرہ) دامت برکاتہم العالیہ نے عطا فرمائی۔ جیسا کہ علامہ خالد رضوی برکاتی مدظلہ العالی آپ خلافت دیتے ہوئے خود فرماتے ہیں۔

حضرت علامہ مفتی محمد قاسم ضیاء القادری مدظلہ العالی ایک مستند صحیح العقیدہ عالم و مفتی ہیں جو مسلک حق اہلسنت اور تعلیمات رضا کا عالم میں بہ بانگِ دہل ڈنکا بجا رہے ہیں اور عرصہ دراز سے درسِ نظامی میں پڑھائے جانے والی کتب پڑھا رہے ہیں جن میں صرف ونحو، نورالانوار اور ہدایہ، کافیہ و جامی شریف اور سراجی سرفہرست ہیں۔

اور آپ کی تصانیف کثیرہ مسلک حق اہلسنت کی ترویج واشاعت میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہیں خصوصاً آپ کا فتاوی یورپ و برطانیہ یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کے ماڈرن مسائل اور ایشوز کے بہترین جوابات پر مشتمل ہے۔ اور فقیر ان کی ایسی خدمات سے متاثر ہے اور فقیر خود انہیں چاروں سلاسل اور خصوصاً سلسلہ قادریہ برکاتیہ کی خلافت واجازت دیتا ہے جو فقیر کو مفتی محمد خلیل خان برکاتی نوری رحمہ اللہ کے بیٹے شیخ الحدیث والتفسیر مفتی احمد میاں برکاتی دامت برکاتہم

العالیہ سے حاصل ہے اور انہیں جگر گوشہِ امام احمد رضا مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے حاصل تھی اور انہیں سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی طرف سے خلافت واجازت حاصل تھی۔

اور اس کے ساتھ ساتھ فقیر محمد خالد رضوی مفتی یورپ محمد قاسم ضیاء مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کو تمام وظائف واوراد اور تعویذات واعمال رضا کی اجازت دیتا ہے اور انہیں سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں مرید کرنے کی اجازت دیتا ہے بلکہ انہیں اپنی ساری خلافتیں دیتا ہے جو فقیر کو علامہ مولانا پیر فیض احمد اویسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور میرے پیر ومرشد مولانا عبد الرشید علیہ الرحمۃ (سمندری والے) اور حضرت علامہ مولانا عبد الرشید جھنگوی علیہ الرحمۃ سے حاصل ہوئیں۔ اور فقیر دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالی مفتی محمد قاسم ضیاء المدنی قادری دامت برکاتہم العالیہ کے فیض کو عالم میں عام فرمائے۔

فقیر محمد خالد برکاتی رضوی

روزے کی حالت میں انڈوسکوپی کروانا کیسا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 1

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزے کی حالت میں انڈوسکوپی کروانا جائز ہے کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سائل: زاہد (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَہَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

انڈوسکوپی (Endoscopy) جس میں منہ کی جانب سے کیمرہ ڈال کر پیٹ یا آنتوں، کا معائنہ کیا جاتا ہے جیسا کہ تصویر میں دیکھا جاسکتا ہے۔
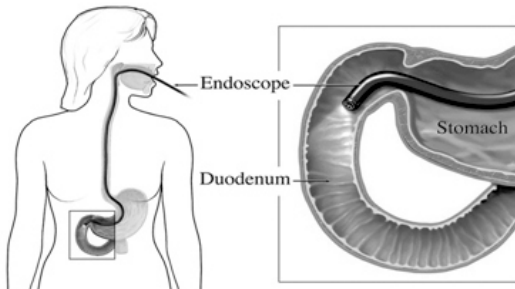
اگر کیمرہ کے ساتھ کوئی میڈیسن لگا کر اسے پیٹ یا معدے کی آنتوں میں داخل کیا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ فقہ حنفی کی معتبر کتاب درمختار میں ہے کہ اگر پچھلے مقام میں تر انگلی داخل کی تو روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ اس کی تری اندر چلی

گئی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے:

أَوْ أَدْخَلَ أُصْبُعَهُ الْيَابِسَةَ فِيهِ أَيْ دُبُرِهِ --- وَلَوْ مُبْتَلَّةً فَسَدَ"

خشک انگلی پاخانہ کے مقام میں رکھی تو روزہ نہ ٹوٹا اور اگر انگلی تر تھی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(الدر المختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہ، ج۳، ص ۴۲۳)

لیکن اگر میڈیسن یا کسی لیکیوڈ کو لگائے بغیر صرف کیمرہ کا داخل کیا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ فقہ کی کتابوں میں یہ جزیہ موجود ہے کہ اگر کسی نے پاخانے کے مقام سے لکڑی داخل کی مگر اس کا ایک سرا باہر ہے تو روزہ نہیں ٹوٹا اور ایسا ہی کیمرہ داخل کرنے کی صورت میں ہوتا ہے۔

درمختار میں ہی ہے:

"أَدْخَلَ عُودًا وَنَحْوَهُ فِي مَقْعَدَتِهِ وَطَرَفُهُ خَارِجٌ وَإِنْ غَيَّبَهُ فَسَدَ"

اگر کسی نے پاخانے کے مقام کے اندر کوئی لکڑی یا اس جیسی کوئی چیز ڈالی اور اس کا ایک سرا باہر تھا تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر وہ پوری اندر چلی گئی کہ دوسرا سرا بھی اندر غائب ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(الدر المختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہ، ج۳، ص ۴۲۳)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد و مالا یفسد، ج۱، ص ۲۰۴)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 12-02-2019

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 2

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزے میں کپنگ لگائی جاسکتی ہے؟

سائل: ابوبکر (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

جی ہاں روزے میں کپنگ لگائی جاسکتی ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جیسا کہ حدیث میں بھی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الحِجَامَةُ، وَالقَيْءُ، وَالِاحْتِلَامُ

تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، حجامہ (Cupping) اور قے اور احتلام

(جامع الترمذي، ابواب الصوم، باب ماجاء في الصائم يذرعه القيئ، الحديث: ۷۱۹، ج۲، ص۱۷۲)

اور بخاری شریف میں ایک حدیث میں آیا جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عباس ہیں کہ "وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ" کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس حالت میں حجامہ لگایا کہ وہ روزہ دار تھے۔

(صحیح البخاری باب الحجامہ والقی للصائم رقم: 1938)

اور تنویر الابصار اور درمختار میں ہے: (أَدْهَنَ أَوْ اكْتَحَلَ أَوْ احْتَجَمَ) وَإِنْ

مکتبہ ضیاء اہلسنت

وَجَدَ طَعْمَهُ فِي حَلْقِهِ" تیل لگانے ،سرمہ لگانے اور حجامہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ تیل یا سرمہ کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو۔

(درمختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ ج2ص395)

اور بہارشریعت میں ہے: بھری سنگی لگوائی (حجامہ) یا تیل یا سُرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا، اگرچہ تیل یا سُرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو۔

(بہارشریعت ج1ص982)

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 17-08-2018

کان میں ایئر ڈراپس ڈالنے پر روزہ ٹوٹے گا یانہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 3

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کان میں کوئی دوائی یا ایئر ڈراپس وغیرہ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یانہیں اس حوالے سے بہت کنفیوژن ہے اس پر وضاحت کے ساتھ جواب مطلوب ہے؟

سائل: بلال- لیسٹر (انگلینڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

کان کے تین حصے ہوتے ہیں۔بیرونی (Outer) وسطی (Middle) اندرونی (Inner) اور بیرونی (Outer) اور وسطی (Middle) کے درمیان ایک پردہ (Ear Drum) ہوتا ہے۔کان کے بیرونی حصہ سے کوئی مائع چیز تیل،دوا وغیرہ پردے (Ear Drum) کی وجہ سے وسطی حصہ تک نہیں پہنچتی کیونکہ بیرونی حصہ اور وسطی حصہ کے درمیان کوئی منفذ (Rout) نہیں ہوتا۔جیسا کہ اسے اس تصویر میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔
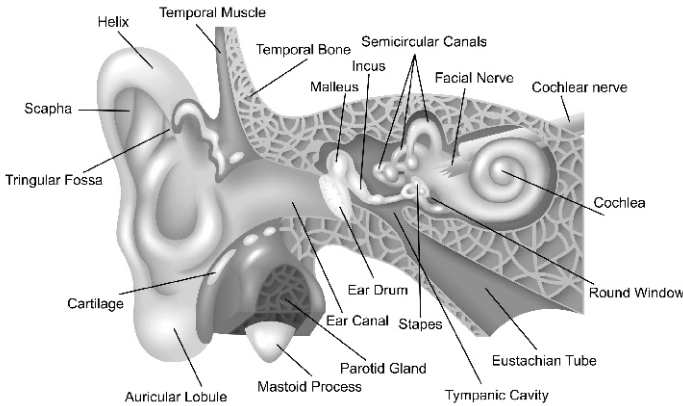
Human Ear Anatomy

لہذا جدید تحقیق کے مطابق کان میں دوا یا تیل وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ کان کا پردہ پھٹا ہوا نہ ہو۔اور اگر کان میں ڈالی گئی دوا وغیرہ نفوذ بھی کرے گی تو وہ منافذ کے ذریعے نہیں بلکہ مسام کے ذریعے نفوذ کرتی ہے۔اور فقہ

حنفی کا مسلمہ اصول ہے کہ منافذ (Routes) کے ذریعے کسی چیز کے حلق یا معدے تک پہنچنے سے روزہ ٹوٹتا ہے نہ کہ مسام کے ذریعے۔

اس پر فقہ حنفی کی معتبر کتب سے کچھ دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) سانپ کے کاٹنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا حالانکہ سانپ کے کاٹنے پر بھی زہر جسم میں داخل ہوجاتا ہے مگر اسکے باوجود بھی فقہائے کرام نے اسے مفسد صوم نہیں کہا بلکہ اسے ان اعذار میں شمار فرمایا جن کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز ہوجاتا ہے۔

الدرالمختار میں روزہ توڑنے کے اسباب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"فَصْلٌ فِي الْعَوَارِضِ الْمُبِيحَةِ لِعَدَمِ الصَّوْمِ وَقَدْ ذَكَرَ الْمُصَنِّفُ مِنْهَا خَمْسَةً وَبَقِيَ الْإِكْرَاهُ وَخَوْفُ هَلَاكٍ أَوْ نُقْصَانُ عَقْلٍ وَلَوْ بِعَطَشٍ أَوْ جُوعٍ شَدِيدٍ وَلَسْعَةِ حَيَّةٍ"

ترجمہ: اور مصنف نے روزہ توڑنے کے اعذار میں سے پانچ ذکر کیے ہیں اور باقی یہ ہیں اکراہ اور ہلاکت کا خوف یا عقل کے ضائع ہوجانے کا خوف اگرچہ پیاس یا شدید بھوک کیوجہ سے ہو اور سانپ کے کاٹنے کیوجہ سے۔

(الدرالمختار مع حاشیہ الطحاوی جلد 1 صفحہ 438)

علامہ سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ لسعۃ حیہ کی شرح میں فرماتے ہیں

"اِنْ الرجل اِذَا لَدَغَتْہُ حَیَّۃٌ فَاَفْطَرَ لِیَشْرَبَ الدَّوَاءَ"

یعنی اگر کسی آدمی کو سانپ کاٹ لے تو دوا پینے کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے۔

(حاشیہ الطحاوی علی الدرالمختار جلد 1 صفحہ 438)

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوا کہ سانپ کے کاٹنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ اسکے بعد دوا پینے سے روزہ ٹوٹا ہے کیونکہ سانپ کا زہر مساموں کے ذریعے جسم میں جاتا ہے نہ کہ منفذ کے ذریعے لہذا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اور تیل لگانے سے اگرچہ اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو۔ کیونکہ یہ کسی مَنْفَذْ [Route] کے ذریعے حلق تک نہیں بلکہ مساموں کے ذریعے حلق تک پہنچتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے:

"(أَوْ أَدْهَنَ أَوْ اكْتَحَلَ أَوْ احْتَجَمَ) وَإِنْ وَجَدَ طَعْمَهُ اى طَعْمَ الدُّهْنِ فِي حَلْقِهِ لِأَنَّ الْمَوْجُودَ فِي حَلْقِهِ أَثَرٌ دَاخِلٌ مِنْ الْمَسَامِّ الَّذِي هُوَ خَلَلُ الْبَدَنِ وَالْمُفْطِرُ إنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ"

اگر کسی نے تیل یا سرمہ یا پچھنا لگا یا اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ تیل کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو تو بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا اور کیونکہ حلق میں اس کا اثر مسام کے ذریعے پہنچا ہے جب کہ روزہ تو اس وقت ٹوٹتا ہے جب کوئی چیز منافذ کے ذریعے اندر جائے۔

(ردالمحتار باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہ ج2ص396)

(3) ہماری فقہ کی کتابوں میں ہے کہ غسل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ اس کی ٹھنڈک محسوس کرے۔ حالانکہ غسل کرنے سے پانی جسم کی جلد میں موجود باریک سوراخوں یعنی مساموں کے ذریعے جسم کے اندر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے کہ

" لِاتِّفَاقِ عَلَى أَنَّ مَنْ اغْتَسَلَ فِي مَاءٍ فَوَجَدَ بَرْدَهُ فِي بَاطِنِهِ أَنَّهُ لَا يُفْطِرُ "

اس پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی پانی میں غسل کرے اور وہ اس کی ٹھنڈک پیٹ میں محسوس کرے پھر بھی اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(ردالمحتار باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ ج2ص396)

ان فقہی عبارات سے معلوم ہوا کہ روزہ اسی وقت ٹوٹتا ہے جب کوئی چیز منفذ کے ذریعے حلق یا معدے تک پہنچے نہ کہ مسام کے ذریعے اور اگر کوئی چیز مساموں کے ذریعے نفوذ کر کے معدے تک پہنچے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں تیل یا دوا ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیے کہ اس صورت میں بھی دوا منفذ کے ذریعے حلق تک نہیں پہنچ رہی اور البتہ مساموں کے ذریعے نفوذ کر کے پہنچ سکتی ہے مگر اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کما بینا۔

وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 25-04-2018

نیزل اور ایئر ڈراپس کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 4

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا نیزل ڈراپس اور کان میں ڈالنے والے ڈراپس روزے میں ڈالنا جائز ہیں؟

سائل: کبیر فرام شیفیلڈ-انگلینڈ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

ناک میں میں ڈالنے والے نیزل ڈراپس روزے میں ڈالنے کی اجازت نہیں کہ جدید وقدیم تحقیق اور علم تشریح الاعضاء (Anatomy) کے مطابق ناک اور حلق کے درمیان منفذ (Route) ہے لہذا ناک میں ڈراپس ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور یہ بات تو واضح ہے اور ماقبل متون وفتاوی اس پر متفق ہیں جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے۔

"وَمَنْ احْتَقَنَ أَوْ اسْتَعَطَ ... أَفْطَرَ"

جس نے پچھلے مقام سے دوائی چڑھائی یا نوزل میڈیسن ناک میں ڈالی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد ومالا یفسد، ج۱، ص۲۰۴)

جبکہ جدید تحقیق کے مطابق کان اور حلق کے درمیان منفذ (Route) نہیں ہے لہذا کان میں ڈراپس وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا بشرطیکہ اس کے کان کا پردہ پھٹا نہ ہو۔ کما حققناہ فی فتاونا

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 12-05-2018

روزے کی حالت میں آئی ڈراپس کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 5

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا آئی ڈاپس، نیزل ڈراپس اور کان میں ڈالنے والے ڈراپس روزے میں ڈالنا جائز ہیں؟

سائل: کبیر فرام شیفیلڈ-انگلینڈ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابِ

آنکھ میں ڈالنے والے آئی ڈراپس روزے کی حالت میں ڈالنے کی اجازت نہیں کیونکہ جدید تحقیق اور علم تشریح الاعضاء (Anatomy) کے مطابق آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ (Route) ہے اور یہ فقہ حنفی کا مسلمہ اصول ہے کہ

منافذ (Routes) کے ذریعے کسی چیز کے معدے تک پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔جیسا کہ ردالمحتار میں ہے:

"وَالْمُفْطِرُ إِنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ"

جب کہ روزہ تو اس وقت ٹوٹتا ہے جب کوئی چیز منافذ کے ذریعے اندر جائے۔

(ردالمحتار باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ ج 2ص396)

لہذا آنکھ میں ڈراپس ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 13-05-2018

آئی ڈراپس ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے پر ایک تحقیق اور مجیبین کے جوابات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 6

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا آئی ڈراپس ڈالنے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں کیونکہ آپ کے فتوی کو پڑھا کہ آئی ڈراپس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟ مگر آپ کے اس فتوی کا اور آئی کنٹیکٹ

لینز کے فتوی کا مولانا ابوالحسن صاحب نے رد کیا ہے اور ہم نے وہ بھی پڑھا اس وجہ سے ہم کنفیوز ہیں کہ کون صحیح ہے۔ان کی دلیل یہ ہے کہ آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ کا علم تو پہلے فقہاء کو بھی تھا تبھی تو انہوں نے کہا کہ اگر کوئی آنکھ میں دوائی ڈالے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اگر چہ اس کا ذائقہ حلق میں محسوس کرے۔ پتا چلا کہ قدیم فقہاء بھی یہ جانتے تھے کہ دوائی حلق میں پہنچتی ہے لیکن پھر بھی انہوں نے روزہ ٹوٹنے کا قول نہیں کیا تو قاسم ضیاء صاحب نے ایسا کیوں کیا؟ دوسرا یہ کہ آئی ڈراپس دھواں وغبار کے حکم میں ہیں جیسے ان کے دخول سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو آئی ڈراپس سے روزہ کیسے ٹوٹے گا؟ اور ایسے ہی یہ ڈراپس بلل (تری) کے حکم میں ہو سکتے ہیں کیونکہ تری کی طرح ان کی مقدار بھی بہت تھوڑی ہوتی ہے جس طرح فقہاء نے بلل کے اندر جانے سے روزہ نہ ٹوٹنے کا قول کیا ہے اسی طرح آئی ڈراپس کے ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اگر آئی ڈراپس سے روزہ ٹوٹتا ہے تو وضو میں چہرے پر پانی ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹنا چاہیے کہ وہ بھی آنکھ جاتا ہے اور مولانا کلیم نے فرمایا کہ اس پر انڈیا کے علماء اجماع ہے کہ آنکھ میں کوئی دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو حضور ان کے سوالوں کے جوابات کیا ہیں؟

سائل:(مولانا ہارون وارسلان فرام سٹیچفورڈ، کبیر فرام شیفیلڈ (انگلینڈ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ لِیَ النُّوۡرَ وَالصَّوَابَ

سب سے پہلے میں اپنے محبین علماء کا شکریہ ادا کروں گا کہ جنہوں نے فقیر کو اس مسئلہ پر مزید ریسرچ کا موقع دیا۔ بعدازاں سب سے پہلے فقہ حنفی کا مسلمہ

اصول سمجھنا بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ مساموں کے ذریعے حلق و معدہ میں کسی چیز کا دخول روزہ نہیں توڑتا بلکہ جب کوئی چیز منافذ یا مسالک (راستوں) کے ذریعے حلق یا معدہ تک پہنچتی ہے تو ہی روزہ فاسد ہوتا ہے۔قدیم علماء وفقہاء یہ تو مانتے تھے کہ کسی واسطے کے ذریعے آنکھ اور حلق کا تعلق ہے تبھی انہوں نے فرمایا کہ آنکھ میں ڈالی گئی دوا کا ذائقہ محسوس ہو تو بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔کما ذکرہ اخی الکریم ابوالحسن و مولانا کلیم۔

لیکن وہ قدیم فقہاء آنکھ اور حلق کے درمیانی واسطہ کو مسام سمجھتے تھے نہ کہ منفذ (Passage) لیکن اب جدید تحقیق اور اناٹومی کے ذریعے ثابت ہو گیا ہے کہ آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ (Passage) ہے اور اس کی چوڑائی 1mm سے 1.5mm لہذا اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ آنکھ میں ہر طرح کی دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور سرمہ ڈالنے سے نہیں ٹوٹے گا کیونکہ روزے میں سرمہ ڈالنا نص سے ثابت ہے اور اس کا استثناء نص کی وجہ سے ہے۔

پہلے اعتراض کا جواب

قدیم فقہاء آنکھ و حلق کے درمیان مسام مانتے تھے لیکن ہر طرح کے منفذ کے وجود کا انکار کرتے تھے اسی لیے انہوں نے فرمایا کہ آنکھ میں سرمہ یا کوئی دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اس سرمے یا دوا کا اثر مسام کے ذریعے حلق میں پہنچتا ہے نہ کہ منفذ (Passage) کے ذریعے اور مسام کے ذریعے کسی چیز کے حلق تک پہنچنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جیسا کہ مبسوط سرخسی میں ہے۔

وَإِنْ وَصَلَ عَيْنُ الكُحْلِ إِلَى بَاطِنِهِ فَذَلِكَ مِنْ قِبَلِ الْمَسَامِّ لَا مِنْ قِبَلِ الْمَسَالِكِ إِذْ لَيْسَ مِنْ الْعَيْنِ إِلَى الْحَلْقِ مَسْلَكٌ"

آنکھ میں سرمہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اگر چہ اصل سرمہ اس باطن تک پہنچ جائے کیونکہ یہ مسام کے ذریعے داخل ہوا ہے نہ کہ مسالک (Passages) کے ذریعے کیونکہ آنکھ سے لے کر حلق تک کوئی مسلک (سوراخ) نہیں ہے۔

(مبسوط سرخسی کتاب الصوم ج3 ص67)

اور فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہدایہ میں ہے:

(وَلَوْ اكْتَحَلَ لَمْ يُفْطِرْ) لِأَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ الْعَيْنِ وَالدِّمَاغِ مَنْفَذٌ وَالدَّمْعُ يَتَرَشَّحُ كَالْعَرَقِ وَالدَّاخِلُ مِنْ الْمَسَامِّ لَا يُنَافِي كَمَا لَوْ اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ"

(ہدایہ ج1 ص120)

اور ایسے ہی تبیین الحقائق میں ہے:

وَلَا فَرْقَ بَيْنَ أَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْكُحْلِ فِي حَلْقِهِ أَوْ لَمْ يَجِدْ وَكَذَا لَوْ بَزَقَ وَوَجَدَ لَوْنَهُ فِي الْأَصَحِّ وَقَالَ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ يَفْسُدُ صَوْمه إذَا وَصَلَ إلَى حَلْقِهِ لِمَا رُوِيَ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَالَ لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ وَلَنَا مَا رَوَيْنَا وَلِأَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ الْعَيْنِ وَالدِّمَاغِ مَسْلَكٌ

(تبین الحقائق ج1 ص323)

اور اسی طرح البنایہ شرح ہدایہ میں ہے:

وليس بين العين والجوف منفذ فلا يصل من الكحل من العين إلى الجوف، وإنما وصل إليه أثر الكحل وهو الطعم، فقد وصل إليه من المسام فلا يعتد به كما لو اغتسل بالماء البارد فوجد برودته في الباطن"

(البنایہ ج4 ص41)

اور اسی طرح بحر الرائق میں ہے

"وَالدَّاخِلُ مِنْ الْمَسَامِّ لَا مِنْ الْمَسَالِكِ فَلَا يُنَافِيهِ كَمَا لَوْ اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ"

(البحر الرائق ج2 ص293)

اور اسی طرح مراقی الفلاح میں ہے:

لا يكره الاكتحال بحال وهو شامل للمطيب وغيره ولم يخصوه بنوع منه وكذا دهن الشارب ولو وضع في عينيه لبنا أو دواء مع الدهن فوجد طعمه في حلقه لا يفسد صومه إذ لا عبرة مما يكون من المسام"

(مراقی الفلاح ص245)

اور اسی طرح مجمع الانہر میں ہے:

(أَوْ اكْتَحَلَ) وَإِنْ وَجَدَ طَعْمَهُ فِي حَلْقِهِ؛ لِأَنَّ الدَّاخِلَ مِنْ الْمَسَامِّ الْغَيْرِ النَّافِذَةِ لَا يُنَافِي كَمَا لَوْ اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ"

(مجمع الانہر ج1 ص244)

اور اسی طرح امام طحاوی حاشیہ طحاوی میں فرماتے ہیں:

اکتحل الخ" لما روي عن عائشة رضي الله تعالى عنها أنه صلى الله عليه وسلم اکتحل وهو صائم وليس بين العين والدماغ مسلك والدمع يخرج بالرشح کالعرق والداخل من المسام لا ينافيه

(حاشیہ طحاوی ج1 ص659)

علامہ شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں:

وَإِنْ وَجَدَ طَعْمَهُ فِي حَلْقِهِ) أَيْ طَعْمَ الْكُحْلِ أَوْ الدُّهْنِ كَمَا فِي السِّرَاجِ وَكَذَا لَوْ بَزَقَ فَوَجَدَ لَوْنَهُ فِي الْأَصَحِّ بَحْرٌ قَالَ فِي النَّهْرِ؛ لِأَنَّ الْمَوْجُودَ فِي حَلْقِهِ أَثَرٌ دَاخِلٌ مِنْ الْمَسَامِّ الَّذِي هُوَ خَلَلُ الْبَدَنِ وَالْمُفْطِرُ إنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ لِلاتِّفَاقِ عَلَى أَنَّ مَنْ اغْتَسَلَ فِي مَاءٍ فَوَجَدَ بَرْدَهُ فِي بَاطِنِهِ أَنَّهُ لَا يُفْطِرُ"

(در مختار مع ردالمحتار ج2 ص404)

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ پہلے کے فقہاء آنکھ اور حلق کے درمیان مسام مانتے تھے نہ کہ منفذ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ سب اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی دوا یا غذا منفذ کے ذریعے حلق یا معدہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا تو گویا کہ سب فقہاء ہمارے موقف کی تائید فرما رہے ہیں۔ بلکہ علامہ ابن عابدین شامی نے یہاں تک لکھ دیا کہ "وَالْمُفْطِرُ إِنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنَ الْمَنَافِذِ" روزہ تو ٹوٹتا ہی تب ہے جب کوئی چیز منافذ کے ذریعے حلق تک پہنچے اور ہم نے بھی یہی عرض کی کہ جدید تحقیق اور اناٹومی کے ذریعے آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ ثابت

ہو چکا ہے۔ وہ اس طرح کہ آنکھ کے کنارے میں ایک چھوٹا سا سوراخ (Little hole) ہے اور وہ سوراخ ایک نالی میں کھلتا ہے جس کا نام لیکری مل ڈکٹ (Lacrimal Duct) ہے تو آنکھ میں ڈالی جانے والی دوا اس ہول سے داخل ہو کر لیکری مل ڈکٹ میں پہنچتی ہے پھر ناک میں پہنچتی ہیں پھر اس کے ذریعے حلق کی ایک نالی پھیرنکس (Pharynx) میں داخل ہو جاتی ہے۔

اب آیئے ہم جدید تحقیق کے ذریعے یہ ثابت کرتے ہیں کہ آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ (Passage) ہے۔

انگلش ریسرچر میٹ سونی ایکھ آنکھ اور حلق کے درمیان ایک ہول کا ذکر کرتے کہتا ہے۔

Not far from the inside edge (on the side closest to your nose(you'll notice a tiny hole. This is the lacrimal punctum. When you produce tears or have another liquid in your eyes, some of it drains into these holes and then into the lacrimal sac, the nasolacrimal duct, and eventually into the back of your nose and throat, where you might get a taste.

http//:mentalfloss.com/article/12311/why-can-you-taste-your-eye-drops)

اناٹومی کی سپیشلیسٹ ڈاکٹر میری ہارڈنگ اپنی ریسرچ میں آئی ڈراپس کو حلق تک پہنچنے کو ثابت کرتے ہوئے کہتی ہے:

You may get a taste of eye drops in your mouth, or a feeling that the drops are running down your throat. This is normal as the tear duct which drains tears to your nose will also drain some of the eye drop into the throat.

آئی سرجن لی ساؤ بنگ آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ (Route) ثابت کرتے ہوئے کہتا ہے:

Tears are produced by the lacrimal gland and it flows on the surface of the eye to the lacrimal punctum(opening on the eyelid margin on the inner aspect of the eye .(The tears then drain to the lacrimal sac and through the nasolacrimal duct into the nose. We then swallow the tears. Medicated eye drops will also go through this route into our throat, we therefore can taste the medication.
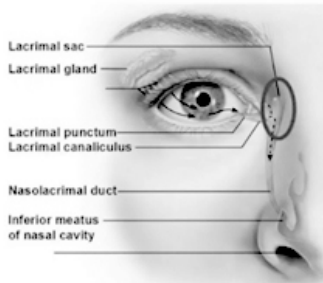
امیرکن اکیڈمی آف آپتھالمولوجی کی ریسرچ کے مطابق آنکھ کے کنارے پر دو ہول اوپر اور نیچے ہیں جو حلق تک جاتے ہیں جیسا کہ وہ کہتے ہیں:

Tear ducts are like tiny tunnels that your tears pass through. They're part of the drainage

system that goes from your eyes to your throat. Glands inside your eyelids and the white part of your eyes constantly release tears into your eyes. As you blink, they drain out. They exit through two small holes called puncta in the upper and lower inside corners of your eyes, next to your nose.

https//:www.webmd.com/eye-health/what-are-blocked-tear-ducts

جیسا کہ پکچر میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

سائنس اور جدید اناٹومی کی ریسرچ آنکھ سے حلق تک پہنچنے والی نالی چوڑائی بھی بیان کرتی ہے جیسا کہ ایک ریسرچ میں ہے:

Tears pool toward the medial canthus at the lacus lacrimalis and then enter the lacrimal puncta that lie near the nasal end of each eyelid. The lower punctum lies slightly lateral to the upper. The puncta vary from 1to 1.5mm in diameter.

اس کے علاوہ کئی ڈاکٹرز اور آئی سپیشلسٹس کی ریسرچز موجود ہیں جن کو طول سے بچنے کے لیے نہیں لکھا جا رہا۔

دوسرے اعتراض کا جواب

باقی رہا آئی ڈراپس کو دھواں وغبار پر قیاس کرنا تو فحش غلطی ہے اور آپ جیسی شخصیات سے تسامح قرار دی جائے گی۔ کیونکہ آئی ڈراپس کا معاملہ ان جیسا نہیں ہے کہ آئی ڈراپس خود بخود آنکھوں میں نہیں جاتے بلکہ ان سے بچنا ممکن ہے جبکہ دھواں وغبار سے روزہ اس لیے نہیں ٹوٹتا کہ ان سے بچنا ناممکن ہے کہ اگر ایسی چیزوں کے دخول سے بھی روزہ ٹوٹنے کا حکم لگائیں گے تو کسی کا بھی روزہ نہیں ہوگا جیسا کہ فقہاء نے اس کی صراحت کی۔

(دُخَانٌ) قَالَ الزَّيْلَعِيُّ إِذَا دَخَلَ حَلْقَهُ غُبَارٌ أَوْ ذُبَابٌ وَهُوَ ذَاكِرٌ لِصَوْمِهِ لَا يُفْطِرُ؛ لِأَنَّهُ لَا يُسْتَطَاعُ الِامْتِنَاعُ عَنْهُ فَأَشْبَهَ الدُّخَانَ، وَهَذَا اسْتِحْسَانٌ وَالْقِيَاسُ أَنْ يُفْطِرَ لِوُصُولِ الْمُفْطِرِ إِلَى جَوْفِهِ"

امام زیلعی فرماتے ہیں اگر غبار یا مکھی روزہ یاد ہوتے ہوئے اندر چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ ان سے بچنا ممکن نہیں اور یہ دھویں کے مشابہ ہے۔اور یہ استحسان ہے جبکہ قیاس کہتا ہے کہ ٹوٹنا چاہیے کیونکہ روزہ توڑنے والے چیز جوف تک پہنچ رہی ہے

(درر الحکام ج1ص202)

پتا چلا کہ اصل میں دھواں وغبار روزہ توڑنے والے چیزوں میں سے ہیں مگر ان سے بچنا ناممکن ہے اس وجہ سے روزہ توڑنے کا حکم نہ کریں گے۔علماء نے یہاں جو استحسان وقیاس کا ذکر فرمایا اس کی وجہ اصول فقہ کا مبتدی طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے۔اگر میں اس کی توضیح کروں تو ایک کتاب بن جائے مگر طول نہیں چاہتا۔

وباللہ التوفیق

ہاں جہاں دھواں وغبار سے بچنا ممکن ہے وہاں کسی نے جان بوجھ کر قصداً دھواں کھینچا تو روزہ ٹوٹے گا۔ جیسا کہ درد الحکام میں ہے۔

" قُلْتُ فَعَلَى هَذَا إذَا أَدْخَلَ الدُّخَانَ حَلْقَهُ فَسَدَ صَوْمُهُ أَيَّ دُخَانٍ كَانَ حَتَّى إنَّ مَنْ تَبَخَّرَ بِبَخُورٍ فَآوَاهُ إلَى نَفْسِهِ وَاشْتَمَّ دُخَانَهُ فَأَدْخَلَهُ حَلْقَهُ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ أَفْطَرَ"

(درر الحکام ج1 ص202)

اب مجھے بتایئے کہ آئی ڈراپس دھویں کی طرح خود بخود آنکھ میں پڑ جاتے ہیں کہ جن سے بچنا ناممکن ہو ایسا شاید برطانیہ میں ہوتا ہو، جہاں بڑے بڑے لطائف ممکن ہیں (جیسے طلوعِ فجر کے بعد سحری کا وجود وغیرہ) وہاں شاید یہ لطیفہ بھی از قبیل ممکنات ہو۔

اور اسی طرح دھواں وغبار سے روزہ نہ ٹوٹنے کی علت کو بیان کرتے ہوئے صاحب فتح القدیر فرماتے ہیں:

" الدُّخَانُ وَالْغُبَارُ إذَا دَخَلَ الْحَلْقَ لَا يُفْسِدُ فَإِنَّهُ لَا يُسْتَطَاعُ الِاحْتِرَازُ عَنْ دُخُولِهِمَا مِنْ الْأَنْفِ إذَا طُبِّقَ الْفَمُ"

(فتح القدیر ج1 ص303)

اگر مراقی ہی دیکھ لی جاتی تو مسئلہ کی وضاحت ہو جاتی، مراقی میں ہے۔

دخل حلقه دخان بلا صنعه" لعدم قدرته على الامتناع عنه فصار كبلل بقي في فمه بعد المضمضة لدخوله من الأنف إذا أطبق

الفم.وفيما ذكرنا إشارة إلى أنه من أدخل بصنعه دخانا حلقه بأي صورة كان الإدخال فسد صومه"

(مراقی شرح نور الایضاح ص245)

روزہ نہ ٹوٹنے کی علت یہ ہے کہ دھویں وغیرہ سے بچنا ناممکن ہے۔ اسی کو امام طحطاوی نے علت بنایا وہ فرماتے ہیں:

"ويدل عليه التعليل بعدم إمكان الاحتراز"

(حاشیہ طحطاوی ص660)

جبکہ آئی ڈراپس سے بچنا ممکن ہے لہذا آئی ڈراپس سے روزہ ٹوٹے گا۔

اوراسی طرح ہی درمختار مع ردالمحتار میں ہے:

الدُخَانُ) وَلَوْ ذَاكِرًا اسْتِحْسَانًا لِعَدَمِ إمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ،) فَأَشْبَهَ الْغُبَارَ وَالدُّخَانَ لِدُخُولِهِمَا مِنْ الْأَنْفِ إذَا أَطْبَقَ الْفَمَ۔

(درمختار مع ردالمحتار ج2 ص395)

اور اس کے علاوہ فقیر بیسیوں فقہی کتب کی عبارات نقل کر سکتا ہے جو دوران فتوی فقیر کے مطالعہ میں رہتی ہیں مگر طوالت سے بچنے کے لیے احتراز کر رہا ہے۔

تیسرے اعتراض کا جواب

آئی ڈراپس کو بلل (تری) پر قیاس کرنا بھی قیاس مع الفارق اور بناء علی الغلط ہے۔ یہ بھی تسامح ہی قرار دوں گا۔ کیونکہ بلل (تری) سے بھی روزہ نہ ٹوٹنے

کی علت عدم امکان تحرز ہے یعنی اس سے بھی بچنا ناممکن ہے نہ کہ اس لیے کہ یہ قلیل ہے اور قلیل کے نگلنے سے روزہ نہ ٹوٹے گا اور آئی ڈراپس بھی قلیل ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ

بلکہ بلل کے اندر لے جانے سے روزہ اس لیے نہیں ٹوٹے گا کہ اس سے بھی بچنا ناممکن ہے اور اگر اس سے بچنے کی شرط لگا دی جائے تو حرج ہوگا اور حرج من جانب الشریعۃ مرفوع ہے۔

جیسا کہ بلل (تری) کے بارے میں درمختار مع ردالمحتار میں ہے:

(بِقِيَ بَلَلٌ فِي فِيهِ بَعْدَ الْمَضْمَضَةِ) جَعَلَهُ فِي الْفَتْحِ وَالْبَدَائِعِ شَبِيهَ دُخُولِ الدُّخَانِ وَالْغُبَارِ وَمُقْتَضَاهُ أَنَّ الْعِلَّةَ عَلَى عَدَمِ إمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ"

اور کلی کے بعد جو تری باقی رہتی ہے فتح و بدائع میں اس کو دھویں اور غبار کے مشابہہ قرار دیا اس کا مقتضی یہ ہے کہ اس سے بھی بچنا ناممکن ہے (اس لیے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا)

(درمختار مع ردالمحتار ج2ص396)

اس کے علاوہ کئی کتب میں اسی طرح کی عبارات موجود ہیں جو میرے موقف کی موید ہیں ان کا نقل طوالت کا باعث ہے اور فتوی میں اختصار مقصود ہے۔

چوتھے اعتراض کا جواب

وضو میں چہرے پر استعمال ہونے والا پانی اگر بلاقصد خود بخود آنکھ میں پہنچ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کہ یہاں اس سے بچنا بہت مشکل قریب بہ ناممکن ہے لہذا اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اور حاشیہ طحاوی میں ہے

"ويدل عليه التعليل بعدم إمكان الاحتراز"

(حاشیہ طحطاوی ج660)

پانچویں اعتراض کا جواب

یہ کہنا کہ انڈیا کہ علماء کا اجماع ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ سارے انڈیا کے علماء کا یہ موقف نہیں کہ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا بلکہ کئی علماء و مفتیانِ کرام وہی موقف ہے جو فقیر کا ہے کہ آنکھ میں آئی ڈراپس یا کوئی دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ پاک و ہند کے 300 سے زائد مفتیانِ کرام اور علماء کا یہی موقف ہے۔ اگر ہم صرف دعوتِ اسلامی کے مفتیانِ کرام اور علماء حضرات کو ہی شمار کریں تو 100 سے زائد اہل فتوی کا یہی موقف ہے جو فقیر کا ہے۔ اور جن انڈیا کے مفتیان کرام کا موقف اس بارے میں عدم فساد صوم کا ہے تو وہ ان کا اپنا عندیہ ہے مگر ہم نے دلائل سے اس کا خلاف ثابت کر دیا۔ وباللہ التوفیق

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــه

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 24-05-2018

دمہ کے مریض کے لیے ان ہیلر کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 7

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی کو دمہ کی بیماری ہو کیا وہ ان ہیلر استعمال کرسکتا ہے؟ روزے کے دوران اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

سائل: محمد کبیر فرام انگلینڈ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابِ

ان ہیلر کے ذریعے سے سانس لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ بات مشاہدے سے ثابت ہے کہ ان ہیلر میں موجود دوائی جو مائع کی صورت میں ہوتی ہے وہ گیس کی شکل اختیار کرکے مریض کے پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے اور اس کی نالیاں کھول دیتی ہے جس سے مریض آسانی سے سانس لینے لگتا ہے۔ لہٰذا ان ہیلر کی دوائی کے حلق سے نیچے اترنے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ ایک دھویں کی شکل میں اندر جاتی ہے تو یہ مسئلہ قصداً دھواں لینے کی طرح ہے۔ جس طرح قصداً دھواں لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اسی طرح ان ہیلر کے استعمال سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

درمختار میں ہے:

"لَوْ أَدْخَلَ حَلْقَهُ الدُّخَانَ أَفْطَرَ أَيَّ دُخَانٍ كَانَ وَلَوْ عُودًا أَوْ عَنْبَرًا لَهُ ذَاكِرًا لِإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ"

اگر کسی نے خود قصداً دھواں حلق میں پہنچایا تو روزہ ٹوٹ گیا خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اگرچہ عود یا عنبر کا دھواں ہو جبکہ روزے دار ہونا یاد ہو کیونکہ قصداً دھواں اندر لے جانے سے بچا جا سکتا ہے۔

(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج۳، ص ۴۲۰)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 11-04-2017

ذیابیطس کی بیماری اور روزہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 8

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں انگلینڈ میں رہتا ہوں مجھے ذیابیطس کی بیماری ہے جس میں تھوڑی دیر میں انسولین کا انجکشن لگانا پڑتا ہے۔ کیا مجھ پر روزہ فرض ہے۔ یہاں کے ڈاکٹرز

اس بیماری میں روزے سے منع کرتے ہیں کیونکہ اس میں شدید پیاس لگتی ہے۔

سائل: ایک بھائی فرام انگلینڈ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ لِیَ النُّوۡرَ وَالصَّوَابُ

رمضان مبارک کا روزہ فرضِ قطعی ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

فَمَنۡ شَھِدَ مِنۡکُمُ الشَّھۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ

: تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔

(البقرۃ:185)

اور احادیث میں روزہ رکھنے کی شدید تاکید وارد ہوئی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

" أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثٍ، لَمْ يُغْنِينَ عَنْهُ شَيْئًا، حَتَّى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيعًا الصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ"

اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزوں کو فرض کیا جس نے تین پر عمل کیا تو یہ اسے کچھ فائدہ نہیں دیں گی۔ جب تک وہ تمام پر عمل نہ کرے

(1) نماز (2) زکوۃ (3) روزہ (4) حج

(مسند امام احمد بن حنبل حدیث زیاد بن نعیم الحضرمی ج 29 رقم 17789)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی بلا عذر روزہ چھوڑے تو اس کے دیگر اعمال اکارت ہونے کا اندیشہ ہے اور خوفِ خدا رکھنے والا کوئی مسلمان بھی ایسی وعید سن کر بلا عذر رمضان کا روزہ چھوڑنے کی جرات نہیں کرسکتا ہے۔

اور یاد رکھیے کافر یا بدمذہب یا فاسق ڈاکٹروں کا قول شریعت میں قبول نہیں ہے اور نہ ہی ان کے کہنے سے روزہ چھوڑا جاسکتا ہے اور آپ کے ملک میں سنی مسلمان حاذق ڈاکٹر ڈھونڈنا بھی مشکل ہے لہذا ایسی صورتِ حال میں خود تجربہ کیجئے کہ اگر روزہ رکھنے میں مرض بڑھتا ہے یا ناقابل برداشت پیاس لگتی ہے تو روزہ نہ رکھیے بلکہ مرض ٹھیک ہونے پر ان روزوں کے قضا کرلیجیے یا سردیوں کے موسم میں جب انگلینڈ میں دن نہایت چھوٹا ہوجاتا ہے اور سردی کی وجہ سے زیادہ پیاس بھی نہیں لگتی تو ان ایام میں روزوں کی قضا کرلی جائے۔ کیونکہ اللہ عزوجل معذور لوگوں کو رمضان کے علاوہ دوسرے ایام میں روزوں کی قضا کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

تو جس قدر روزے چھوٹے ہیں اتنے روزے اور دنوں میں (قضا کرو) اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

(البقرۃ:185)

اور اگر روزہ رکھنے سے مرض میں اضافہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ایسی شدید پیاس لگتی ہے جو برداشت سے باہر ہو تو آپ پر رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور ویسے بھی روزہ صحت کا ضامن ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ صُوْمُوْا تَصِحُّوْا یعنی روزہ رکھو صحتیاب ہو جاؤ گے۔

(دُرِّ مَنثور ج ا ص ۴۴۰)

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ روزے کی حالت میں انسولین یا کسی اور دوائی کا انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کما حققناہ فی فتاونا کیونکہ اس بارے میں فقہِ حنفی کا مشہور ضابطہ یہ ہے کہ منفذ [Route] کے ذریعے کسی چیز کا معدے تک پہنچنا روزہ توڑ دیتا ہے اور اگر کوئی چیز منفذ [Route] کی بجائے مسام کے ذریعے معدے یا جسم میں جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے کہ

"وَمَا يَدْخُلُ مِنْ مَسَامِّ الْبَدَنِ مِنْ الدُّهْنِ لَا يُفْطِرُ"

اور جو چیز یا تیل وغیرہ بدن کے مسام کے ذریعے جسم میں روزہ نہیں توڑتا۔

(الفتاوی الهندیه الْبَابُ الرَّابِعُ فِيمَا يُفْسِدُ وَمَا لَا يُفْسِدُ ج1 ص203)

اور انجکشن میں بھی دواء مساموں کے ذریعے ہی جسم میں داخل ہوتی ہے اور اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبــــــــــــــــہ

ابو الحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 10-04-2017

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 9

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں انگلینڈ میں ایسے شہر میں رہتا ہوں جہاں کوئی سنی مسلمان ڈاکٹر موجود نہیں ہے تو بیماری کا ایسا عذر کیسے ثابت ہوگا جس میں روزہ معاف ہوجاتا ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم ڈاکٹر میرے بیماری کی وجہ سے مجھے کہتا ہے کہ میں روزہ نہ رکھوں؟ تو کیا اس کا کہنا شریعت میں قبول ہے؟

سائل: ایک بھائی فرام انگلینڈ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

کافر یا بدمذہب یا فاسق ڈاکٹروں کا قول شریعت میں قبول نہیں ہے اور نہ ہی ان کے کہنے سے رمضان کا فرض روزہ چھوڑا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ شامی ہے:

" أَمَّا الْكَافِرُ فَلَا يُعْتَمَدُ عَلَى قَوْلِهِ لِاحْتِمَالِ أَنَّ غَرَضَهُ إِفْسَادُ الْعِبَادَةِ"

(ردالمحتار، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص ۴۶۴)

اور آپ کے ملک میں سنی مسلمان حاذق ڈاکٹر ڈھونڈنا بھی مشکل ہے۔ لہذا ایسی صورتِ حال میں روزہ چھوڑنے کی رخصت کے عذر کے ثبوت کے لیے خود کا تجربہ بھی کافی ہے کیونکہ جس طرح ایک مسلمان غیر فاسق حاذق ڈاکٹر کے کہنے

سے روزہ چھوڑنے کے عذر کا ثبوت ہوتا ہے اسی طرح اپنے ماضی کے تجربہ سے بھی عذر کا ثبوت ہو جاتا ہے یعنی ماضی میں اس بیماری میں روزہ رکھا تھا تو مرض بڑھ گیا تھا یا شدید تکلیف ہو گئی تھی اس بیماری کے دوبارا ہونے سے روزہ چھوڑ سکتا ہے اور اگر ماضی کا کوئی تجربہ نہ ہو تو اب تجربہ کر لیجئے کہ اگر روزہ رکھنے میں مرض بڑھتا ہے یا شدید نا قابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہے تو نہ رکھیں۔

اور اگر مرض ایک ہی ہو تو کسی کے تجربہ سے بھی روزہ چھوڑنے کی اجازت ہو جائے گی مثلاً زید کو ایک مرض ہوا اور اس نے اس مرض میں روزہ رکھا جس سے مرض بڑھ گیا اور اب بکر کو بھی وہی مرض ہوا لہذا زید کے تجربے سے بھی بکر کے لیے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ثابت ہو جائے گی۔ جیسا کہ شامی میں ہے۔

" تَجْرِبَةٍ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ غَيْرِ الْمَرِيضِ عِنْدَ اتِّحَادِ الْمَرَضِ"

اس کا اپنا تجربہ ہو یا مرض کے ایک ہونے سے صورت میں کسی غیر کا تجربہ ہو

(رد المحتار، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص ۴۶۴)

اور مرض کے ٹھیک ہونے پر ان روزوں کی قضا کرنا بھی ضروری ہے لہذا مرض ٹھیک ہونے پر ان کی قضا کر لیجیے یا سردیوں کے موسم میں جب انگلینڈ میں دن نہایت چھوٹا ہو جاتا ہے اور سردی کی وجہ سے زیادہ بھوک یا پیاس بھی زیادہ محسوس نہیں ہوتی تو ان ایام میں روزوں کی قضا کر لی جائے۔ کیونکہ اللہ عزوجل معذور لوگوں کو رمضان کے علاوہ دوسرے ایام میں روزوں کی قضا کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

تو جس قدر روزے چھوٹے ہیں اتنے روزے اور دنوں میں (قضا کرو) اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

(البقرۃ:185)

اور اگر روزہ رکھنے سے مرض میں اضافہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ایسی شدید پیاس لگتی ہے جو برداشت سے باہر ہو تو آپ پر رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور ویسے بھی روزہ صحت کا ضامن ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صُوْمُوْا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو صحت یاب ہو جاؤ گے۔

(دُرِّ منثور ج ا ص ۴۴۰)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــہ

ابو الحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 15-02-2018

سٹیم کو ان ہیل (Inhale) کرنے پر روزے کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 10

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی غسل کے دوران روزے کی حالت میں گرم پانی سے نکلنے والی بھاپ کو ان ہیل کرے تو اس سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

سائل: کبیر۔ شیفیلڈ (انگلینڈ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابُ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ لِیَ النُّوۡرَ وَالصَّوَابُ

اس کا وہی حکم ہے جو دھوئیں اور غبار کا حکم ہے کہ اگر روزہ یاد ہونے کی صورت میں قصداً گرم پانی کی بھاپ کو اندر لے گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جیسا کہ ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

" لَوْ تبَخَّرَ بِبخُورٍ وَآوَاهُ إلَى نَفسِهِ وَاشْتَمَّهُ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ أَفْطَرَ لِإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ وَهذَا مِمَّا يَغْفُلُ عَنْهُ كَثِيرٌ مِنْ النَّاسِ"

اگر خوشبو سلگ رہی تھی اور اس نے روزہ یاد ہونے کی صورت میں اسے قریب کیا اور سونگھا تو روزہ ٹوٹ گیا کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے یہی وہ چیز ہے جس سے اکثر لوگ غافل ہیں۔

(ردالمحتار باب مایفسد الصوم و مالا یفسد ج2ص395)

اگر قصداً ایسا نہیں کیا یعنی جان بوجھ کر بھاپ (Steam) کو ان ہیل (Inhale) نہیں کیا بلکہ سانس کے ذریعے بھاپ اندر چلی گئی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔جیسا کہ درمختار میں علامہ محمد بن علی حصکفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"دَخَلَ حَلْقَهُ غُبَارٌ أَوْ ذُبَابٌ أَوْ دُخَانٌ وَلَوْ ذَاكِرًا اسْتِحْسَانًا لِعَدَمِ إمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ"

اگر غبار، مکھی یا دھواں خود بخود اس کے حلق میں چلا گیا اگرچہ روزہ یاد تھا تو استحساناً روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار باب مایفسد الصوم و مالا یفسد ج2ص395)

اور بہارِ شریعت میں ہے: اور اگر خود قصداً دھواں پہنچایا تو فاسد ہو گیا جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو، خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی طرح پہنچایا ہو، یہاں تک کہ اگر کی بتی وغیرہ خوشبو سُلگتی تھی، اُس نے مونھ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا۔

(بہارِ شریعت ج1 ص982 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 17-05-2018

ٹیتھ بلیڈنگ کا مسئلہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 11

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر روزے میں ٹیتھ بلیڈنگ ہوتی ہو تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا؟

سائل: بلال (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابَ

اگر خون ٹیتھ سے نکل کر حلق سے نیچے اتر جائے خون تھوک سے زیادہ یا

برابر ہوتو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر تھوک سے کم ہو مگر اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہوا تو پھر بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر تھوک سے کم ہونے کی صورت میں حلق میں ذائقہ محسوس نہ ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

جیسا کہ درمختار میں ہے کہ

"خَرَجَ الدَّمُ مِنْ بَيْنِ أَسْنَانِهِ وَدَخَلَ حَلْقَهُ يَعْنِي وَلَمْ يَصِلْ إلَى جَوْفِهِ أَمَّا إذَا وَصَلَ فَإِنْ غَلَبَ الدَّمُ أَوْ تَسَاوَيَا فَسَدَ وَإِلَّا لَا، إلَّا إذَا وَجَدَ طَعْمَهُ"

دانتوں سے خون نکل کر حلق میں داخل ہوا اور پیٹ تک نہیں پہنچا تو روزہ نہیں ٹوٹا اگر پیٹ تک پہنچ جائے تو اگر خون تھوک سے زیادہ یا برابر تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر تھوک سے کم تھا مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا (اور اگر مزہ محسوس نہ ہوا، تو نہیں ٹوٹا۔)

(الدر المختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، ج3، ص422)

اور بہار شریعت میں ہے: دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اُترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر تھا یا کم تھا، مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی محسوس نہ ہوا، تو نہیں۔

(بہار شریعت ج1 ص986)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 12-02-2019

روزے کے دوران عورت کو انٹرنل الٹرا ساؤنڈ کروانا کیسا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 12

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا روزے میں ایک عورت گائنا کالوجسٹ کے پاس جاسکتی ہے۔ یہ ایسی ڈاکٹر ہوتی ہے جو انٹرنل الٹرا ساؤنڈ کر کے بچہ کی پیدائش کے معاملات کو دیکھتی ہے۔ انٹرنل الٹرا ساؤنڈ میں ڈاکٹر عورت کی شرمگاہ کے اندر کچھ آلات ڈال کر چیک کرتی ہے۔ ایسا کرنے سے روزہ تو نہیں ٹوٹے گا؟

سائل: حارث فرام انگلینڈ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

اگر ڈاکٹر انٹرنل الٹرا ساؤنڈ کے دوران آلات پر کوئی دوائی یا کوئی مائع شی لگائے بغیر یعنی خشک آلات عورت کی شرمگاہ میں داخل کرتی ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ ان خشک آلات کا ایک سرا باہر ہوتا ہے اور دوسرا اندر تو یہ مکمل طور پر اندر داخل ہونا نہیں ہے لہذا اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اور ہاں اگر کوئی آلہ غلطی سے مکمل طور پر شرمگاہ میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اسی طرح اگر ان آلات پر کوئی دوائی یا کوئی مائع چیز لگا کر اندر داخل کیا گیا تو تری کے اندر پہنچتے ہی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

"أَدْخَلَ عُودًا وَنَحْوَهُ فِي مَقْعَدَتِهِ وَطَرَفُهُ خَارِجٌ وَإِنْ غَيَّبَهُ فَسَدَ:

اگر کسی نے پاخانے کے مقام کے اندر کوئی لکڑی یا اس جیسی کوئی چیز ڈالی اور اس کا ایک سرا باہر تھا تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر وہ پوری اندر چلی گئی کہ دوسرا سرا بھی اندر غائب ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(الدر المختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، ج۳، ص۴۲۳)

اور درمختار میں ہی ہے:

أَوْ أَدْخَلَ أُصْبُعَهُ الْيَابِسَةَ فِيهِ أَيْ دُبُرِهِ أَوْ فَرْجِهَا وَلَوْ مُبْتَلَّةً فَسَدَ"

خشک انگلی پاخانہ یا عورت کی اگلی شرمگاہ کے مقام میں رکھی تو روزہ نہ ٹوٹا اور اگر انگلی تر تھی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(الدر المختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، ج۳، ص۴۲۳)

اور اگر آلات پر دوائی وغیرہ لگی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ عورتوں کی اگلی شرمگاہ سے کسی میڈیسن کے قطرے ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے۔

"وَفِي الْإِقْطَارِ فِي أَقْبَالِ النِّسَاءِ يُفْسِدُ بِلَا خِلَافٍ، وَهُوَ الصَّحِيحُ هَكَذَا فِي الظَّهِيرِيَّةِ".

(الفتاوی الهندیة، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد ومالا یفسد، ج۱، ص۲۰۴)

اور بہار شریعت میں ہے کہ کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں رکھی، اگر اس کا دوسرا سرا باہر رہا تو نہیں ٹوٹا، ورنہ جاتا رہا لیکن اگر وہ تر ہے اور اس کی رطوبت اندر

پہنچی تو مطلقاً جاتا رہا، یہی حکم شرم گاہ زن کا ہے، شرمگاہ سے مراد اس باب میں فرج داخل ہے۔

(بہار شریعت ج1 حصہ5 ص986)

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 11-04-2017

روزے میں ایر فریشنر کی خوشبو کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ

الاستفتاء 13

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(1) روزے کی حالت میں ایر فریشنر کی خوشبو سونگھنے کا وہی حکم ہے جو اگر بتی کے دھواں سونگھنے کے بارے میں ہے کہ اگر کوئی جان بوجھ کر دھواں سونگھے گا تو روزہ ٹوٹ جائے گا؟

(2) فقہ کی کتابوں میں یہ قید موجود ہے کہ اگر کوئی یہ کام [دھواں اندر لے جانا] اپنے فعل سے خود کرے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر زید اگر بتی Sticks کو خود جلائے اور پھر بعد میں بلا قصد

[Unintentionally] اس کا دھواں اس کے حلق میں چلا جائے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ اس نے خود اپنے فعل سے اگربتیوں کو جلایا تھا؟

سائل: آدم فرام انگلینڈ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ لِیَ النُّوۡرَ وَالصَّوَابُ

آج کل جو انگلینڈ کی مساجد میں نماز سے پہلے ایرفریشنر کے ذریعے خوشبو کو چھڑک دیا جاتا ہے۔روزے کی حالت میں ایسی خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ ریحِ معطر کی مثل ہے۔

اسی طرح اگربتی [Incense stick] کی خوشبو ہوا میں شامل ہوکر آپ تک آرہی ہے تو قصداً [intentionally] یا بلاقصد [Unintentionally] اس کی خوشبو سونگھنے سے روزہ نہ جائے گا۔لیکن روزہ یاد ہوتے ہوئے اس کے دھویں کو قصداً اندر لے جانے سے روزہ ضرور ٹوٹ جائے گا۔

جیسا کہ بہارشریعت میں ہے کہ اگر کی بتی [Incense stick] وغیرہ خوشبو سُلگتی تھی، اُس نے منہ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا۔

(بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۴ ص ۹۸۲)

ایرفریشنر کی خوشبو نکل کر ہوا میں شامل ہوجاتی ہے۔اس کی خوشبو سونگھنے سے روزہ نہ ٹوٹے گا کیونکہ یہ خوشبو معطر ہوا کی مثل ہے جبکہ اگربتی [Incense stick] کا دھواں ایک مادے سے مرکب ہے جس کو قصداً کھینچنے سے روزہ ٹوٹتا ہے۔

علامہ شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں کہ

"وَلَا يُتَوَهَّمُ أَنَّهُ كَشَمِّ الْوَرْدِ وَمَائِهِ وَالْمِسْكِ لِوُضُوحِ الْفَرْقِ بَيْنَ هَوَاءٍ تَطَيَّبَ بِرِيحِ الْمِسْكِ وَشِبْهِهِ وَبَيْنَ جَوْهَرِ دُخَانٍ وَصَلَ إِلَى جَوْفِهِ بِفِعْلِهِ"

یہ وہم نہیں ہونا چاہیے کہ گلاب یا اس کے پانی یا مشک کی خوشبو قصداً سونگھنے سے روزہ ٹوٹتا ہے کیونکہ مشک یا اس سے مشابہہ کسی چیز کی خوشبو سے معطر ہوا اور دھویں کے مادے میں فرق ہے۔ دھواں کھینچنے سے وہ مادہ اس کے اپنے فعل سے پیٹ میں گیا ہے (جس سے روزہ ٹوٹا ہے)۔

[الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہ، ج۳، ص ۴۲۰]

پتا چلا کہ خوشبو سے معطر ہوا کو جان بوجھ کر سونگھنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ مثلِ ہوا ہے اسی طرح ہی ایر فریشنر کی خوشبو ہوا میں مل کر ناک تک آئے یا جان بوجھ کر اندر کھینچی جائے دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا بلکہ ایسا کرنا مکروہ بھی نہیں۔ جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ

گلاب یا مشک وغیرہ سونگھنا داڑھی مونچھ میں تیل لگانا اور سُرمہ لگانا مکروہ نہیں۔

(بہار شریعت ج ا حصہ ۵ ص ۹۹۷)

ہاں اگر کوئی ایر فریشنر کی بوتل کو اپنے ناک کے پاس کر کے اس سے نکلنے والے سفید سے دھویں کو سونگھتا ہے تو ضرور اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ دھواں مادے سے مرکب ہے ایسی صورت میں وہ مادہ اس کے اپنے فعل سے اندر میں جائے گا۔

درمختار مع ردالمحتار میں ہے کہ

"لَوْ أَدْخَلَ حَلْقَهُ الدُّخَانَ أَفْطَرَ أَيَّ دُخَانٍ كَانَ بِأَيِّ صُورَةٍ كَانَ الْإِدْخَالُ، حَتَّى لَوْ تَبَخَّرَ بِبَخُورٍ وَآوَاهُ إِلَى نَفَسِهِ وَاشْتَمَّهُ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ أَفْطَرَ"

اگر خود قصداً دھواں حلق میں پہنچایا تو روزہ فاسد ہو گیا جبکہ روزہ دار ہونا یاد تھا خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی بھی طرح پہنچایا ہو مثلاً وہ بخور کی طرح اڑ رہا تھا اور اس نے اسے اپنے پاس کر کے اس دھواں کو سونگھا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، ج۳، ص ۴۲۰)

(2) آپ نے فقہ کی کتب میں موجود اس "بِفِعْلِهٖ" کی قید سے غلط سمجھا جبکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص خود اپنے فعل سے اگربتی اپنے ناک کے پاس لا کر قصداً [intentionally] خوشبو سونگھے گا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اسی لیے علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے **وَاشْتَمَّهُ** کی قید لگائی جس کا معنی قصداً سونگھنا ہے۔ فرماتے ہیں کہ

" لَوْ تَبَخَّرَ بِبَخُورٍ وَآوَاهُ إِلَى نَفَسِهِ وَاشْتَمَّهُ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ أَفْطَرَ"

اس نے بخور کو جلایا پھر اس نے اسے اپنے پاس کر کے اس کے دھویں کو قصداً سونگھا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 20-04-2018

روزے میں کریم یا منجن کے ساتھ ٹوتھ برش استعمال کرنا کونسا مکروہ ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 14

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزے کے دوران ٹوتھ برش کرنے کا کیا حکم ہے۔ایک فتوی میں لکھا ہے کہ یہ مکروہ ہے تو اگر یہ مکروہ ہے تو کونسا مکروہ ہے مکروہ تنزیہی یا مکروہِ تحریمی؟

سائل:ایک بھائی فرام انگلینڈ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

روزے کے دوران دانتوں پر کریم یا منجن کے بغیر خالی برش کرنا بلا کراہت جائز ہے اور کریم کے ساتھ بھی برش ناجائز نہیں جب یہ یقین ہو کہ برش پر لگائی جانے والی کریم یا منجن کا کوئی جز حلق سے نیچے نہیں اترے گا مگر بلا ضرورت کریم یا منجن لگا کر ٹوتھ برش کرنا مکروہ ہے کیونکہ کریم یا منجن ذائقہ دار ہوتے ہیں اور روزے میں بلاضرورت کسی چیز کو چکھنا مکروہ ہے اور یہ مکروہِ تنزیہی ہے۔جیسا کہ درمختار میں ہے"

"وَكُرِهَ لَهُ ذَوْقُ شَيْءٍ وَكَذَا مَضْغُهُ بِلَا عُذْرٍ"

(الدرالمختار ورد المحتار،کتاب الصوم،باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ،ج۳،ص۴۵۳)

اور سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں کہ اور منجن (ٹوتھ برش پر لگا یا جانے والا پاؤڈر) ناجائز و حرام نہیں بلکہ اطمینان کافی ہو کہ اس کا کوئی جز و حلق میں نہ جائے گا، مگر بے ضرورتِ صحیحہ کراہت ضرور ہے

(فتاوی رضویہ ج10 ص551)

اور علامہ شامی درمختار کے لفظ "کُرِہَ" کی شرح کرتے ہوئے ردالمحتار میں لکھتے ہیں کہ

" الظَّاهِرُ أَنَّ الْكَرَاهَةَ فِي هَذِهِ الْأَشْيَاءِ تَنْزِيهِيَّةٌ"

ظاہر یہی ہے کہ ان اشیاء میں کراہتِ تنزیہی ہے۔

(الدر المختار و رد المحتار کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم و ما لا یفسدہ، ج۳، ص ۴۵۳)

لیکن کریم کے ساتھ ٹوتھ برش نہ ہی کیا جائے تو بہتر ہے کیونکہ اس میں اندیشہ ہے کہ اس کا کوئی جز حلق سے نیچے اتر جائے گا۔ اگر کریم کی جھاگ یا اس کا کوئی جز حلق سے نیچے اتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

ابو الحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 11-04-2017

شوگر کا مریض اور روزہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 15

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایسا شوگر کا مریض جو روزہ نہ رکھ سکتا ہو کیا وہ اپنے روزوں کا فدیہ دے سکتا ہے کہ اس بار رمضان گرمیوں میں ہے اور روزہ رکھنا ناممکن ہے اور اس مرض میں مبتلا مریض کو عموماً صحت یاب ہونے کی امید ختم ہوجاتی ہے۔ میں نے آپ کے فتاوی کو پڑھا ہے آپ مریضوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ جبکہ یہاں انگلینڈ میں دیگر مولوی حضرات فدیہ دینے کا کہتے ہیں ایسا کیوں ہے؟

سائل: عبداللہ (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

اگر شوگر کا مریض واقعی گرمیوں کے رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتا کہ اکٹھے ایک مہینے کے روزے رکھنے سے مرض میں اضافہ ہوتا یا شدید ضعف کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ایسا شخص متفرق روزے رکھ لے یعنی ایک دن چھوڑ کر دوسرے یا تیسرے دن جب طاقت پائے روزہ رکھ لے اور جتنے روزے رہ جائیں ان کی سردیوں میں قضا کر لے۔ اور اگر گرمیوں میں ایک روزہ بھی نہیں رکھ سکتا لیکن

سردیوں میں روزہ رکھ سکتا ہے کہ دن چھوٹا ہوتا ہے اور سخت پیاس بھی نہیں لگتی تو ایسے مریض پر فرض ہے کہ وہ سردیوں میں ان روزوں کی قضا کرے نہ کہ فدیہ دے۔ یہی حکمِ قرآنی ہے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل ایسے مریضوں کے بارے میں قرآن میں فرماتا ہے:

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

تو جس قدر روزے چھوٹے ہیں اتنے روزے اور دنوں میں (قضا کرو) اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

(البقرۃ:185)

ہاں اگر سردیوں میں بھی روزے نہیں رکھ سکتا نہ اکٹھے اور نہ ہی متفرق اور نہ ہی کسی اور موسم میں طاقت ہے تو ایسا مریض فی الحال فدیہ نہ دے بلکہ صحت کا انتظار کرے اور اگر صحت کی توقع ختم ہو جائے تو اس وقت فدیہ ادا کر دے ورنہ موت کے وقت وصیت کر دے۔

جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: بعض (لوگوں) کو گرمیوں میں روزہ کی طاقت واقعی نہیں ہوتی مگر جاڑوں میں رکھ سکتے ہیں یہ بھی کفارہ نہیں دے سکتے بلکہ گرمیوں میں قضا کر کے جاڑوں میں روزے رکھنا ان پر فرض ہے، تیسری بات یہ ہے کہ ان میں بعض لگاتار مہینہ بھر کے روزے نہیں رکھ سکتے مگر ایک دو دن بیچ کر کے رکھ سکتے ہیں تو جتنے رکھ سکیں اُتنے رکھنا فرض ہے جتنے قضا ہو جائیں جاڑوں میں رکھ لیں، چوتھی بات یہ ہے کہ جس جوان یا بوڑھے کو کسی بیماری کے سبب ایسا ضعف ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتے انہیں بھی کفارہ دینے کی اجازت نہیں بلکہ بیماری جانے کا انتظار کریں، اگر قبلِ شفا موت

آجائے تو اس وقت کفارہ کی وصیت کر دیں، غرض یہ ہے کہ کفارہ اس وقت ہے کہ روزہ نہ گرمی میں رکھ سکیں نہ جاڑے میں، نہ لگا تار نہ متفرق، اور جس عذر کے سبب طاقت نہ ہو اُس عذر کے جانے کی امید نہ ہو، جیسے وہ بوڑھا کہ بڑھاپے نے اُسے ایسا ضعیف کر دیا کہ گنڈے دار روزے متفرق کر کے جاڑے میں بھی نہیں رکھ سکتا تو بڑھاپا تو جانے کی چیز نہیں ایسے شخص کو کفارہ کا حکم ہے، ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں اٹھنی اُوپر بریلی کی تول سے، یا ساڑھے تین سیر جَو ایک روپیہ بھر اُوپر۔

(فتاوی رضویہ ج10ص547)

باقی رہا کہ میں مریضوں کو روزہ رکھنے کا ہی کیوں عرض کرتا ہوں، اس کی وجہ حکمِ قرآنی ہے کہ قرآن نے مریضوں کو صحت کا انتظار کر کے دوسرے ایام میں روزہ رکھنے کا ہی فرمایا نہ کہ فدیہ دینے کا جیسا کہ قرآن میں ہے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

توتم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔

(سورۃ البقرۃ:184)

اور ایک مقام پر فرماتا ہے:

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔

تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

(سورۃ البقرۃ:185)

اور فدیہ کا حکم تو شیخ فانی کے لیے ہے۔ جیسا کہ کنز الدقائق میں ہے:

وَلِلشَّيْخِ الْفَانِي وَهُوَ يَفْدِي فَقَط" فدیہ صرف شیخ فانی کے لیے ہے۔

(کنز الدقائق ج1 ص337)

اور بہار شریعت میں ہے: شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا، اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے اور اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں بوجہ گرمی کے روزہ نہیں رکھ سکتا، مگر جاڑوں میں رکھ سکے گا تو اب افطار کرلے اور اُن کے بدلے کے جاڑوں میں رکھنا فرض ہے۔

(بہار شریعت ج ص1006 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

انگلینڈ میں مریض تو دور رہا تھوڑے سے درد میں مبتلا شخص بھی فدیہ دے رہا ہے الامان والحفیظ، کیونکہ دولت کی بھر مار جس وجہ سے نقلی بیمار بھی فدیہ کے لیے تیار رہتا ہے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبــــــــــــہ

ابو الحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 13-05-2018

اکسیڈنٹ اور روزہ کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 16

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی کا اکسیڈنٹ ہوا اور اسے کچھ میڈیسن یا فوڈ کھانے یا پینے کی ضرورت ہے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے؟ اور اگر اکسیڈنٹ میں اس کے پیٹ میں سوراخ ہو گیا جو سیدھا معدے تک جاتا ہے تو اس میں دوائی ڈالی گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا؟

سائل: بلال (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

اگر اکسیڈنٹ کی وجہ سے جان جانے کا خوف ہو تو بچنے کے لیے میڈیسن کھانے اور روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ کتب فقہ میں سانپ کاٹنے کے حوالے سے ایک جُزیہ ہے کہ سانپ نے کاٹا اور جان جانے کا خوف ہو تو دوائی وغیرہ پینے کے لیے روزہ توڑنے کی اجازت ہے جیسا کہ درمختار مع ردالمحتار میں ہے۔

"فَصْلٌ فِي الْعَوَارِضِ الْمُبِيحَةِ لِعَدَمِ الصَّوْمِ --- وَلَسْعَةِ حَيَّةٍ أَيْ فَلَهُ شُرْبُ دَوَاءٍ يَنْفَعُهُ"

روزہ چھوڑنے کو مباح کرنے والے عوارض کے بارے میں فصل اس میں سے ایک سانپ کا کاٹنا بھی ہے تو ایسی صورت میں اسے دوا پینے کی اجازت ہے جو اسے نفع دے۔ (ردالمحتار، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص ۴۶۲)

اور بہارشریعت میں ہے کہ سانپ نے کاٹا اور جان کا اندیشہ ہوتو اس صورت میں روزہ توڑ دیں۔

(بہارشریعت ج1ص1004)

اگر سوراخ معدے کی جھلّی تک ہو اور اس میں دوا ڈالی اور وہ معدے تک پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ گیا جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے۔

"وَفِي دَوَاءِ الْجَائِفَةِ وَالْآمَّةِ أَكْثَرُ الْمَشَايِخِ عَلَى أَنَّ الْعِبْرَةَ لِلْوُصُولِ إلَى الْجَوْفِ وَالدِّمَاغِ لَا لِكَوْنِهِ رَطْبًا أَوْ يَابِسًا حَتَّى إذَا عَلِمَ أَنَّ الْيَابِسَ وَصَلَ يُفْسِدُ صَوْمَهُ، وَلَوْ عَلِمَ أَنَّ الرَّطْبَ لَمْ يَصِلْ لَمْ يُفْسِدْ هَكَذَا فِي الْعِنَايَةِ"

معدے اور دماغ کے زخم کے بارے میں اکثر مشائخ دوائی کے معدے یا دماغ تک پہنچنے کا اعتبار کرتے ہیں دوائی کے تر ہونے یا خشک ہونے کا اعتبار نہیں یہاں تک اگر معلوم ہوجائے کہ خشک دوائی پہنچ گئی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر یہ معلوم ہوجائے کہ تر دوائی بھی نہیں پہنچی تو نہیں ٹوٹے گا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج۱، ص۲۰۴)

اور بہارشریعت میں ہے: دماغ یا شکم کی جھلّی تک زخم ہے، اس میں دوا ڈالی اگر دماغ یا شکم تک پہنچ گئی روزہ جاتا رہا، خواہ وہ دوا تر ہو یا خشک اور اگر معلوم نہ ہو کہ دماغ یا شکم تک پہنچی یا نہیں اور وہ دوا تر تھی، جب بھی جاتا رہا اور خشک تھی تو نہیں۔

(بہارشریعت ج1ص987)

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 11-04-2017

پائلز کی بیماری والے کا پچھلے مقام میڈیسن چڑھانا کیسا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 17

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جسے پائلز کی بیماری ہو بعض اوقات ڈاکٹرز اس کا پچھلے مقام سے دوائی چڑھاتے ہیں تو کیا اس سے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

سائل: ایک بھائی (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

جی ہاں! ایسی صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے۔ "وَمَنْ احْتَقَنَ أَوْ اسْتَعَطَ ... أَفْطَرَ" جس نے پچھلے مقام سے دوائی چڑھائی یا نوزل میڈیسن ناک میں ڈالی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج۱، ص۲۰۴)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 12-02-2019

روزے کی حالت میں خون دینا کیسا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 18 کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزے کی حالت میں خون دینا کیسا ہے کہ کیا ایسا کرنے سے کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

سائل: عبد اللہ (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

روزے کی حالت میں مریض کو خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر اس حالت میں اتنا خون دینا مکروہ ہے جس سے خود کو کمزوری ہو جائے اور روزہ توڑنا پڑے کیونکہ روزے کی حالت حجامہ (Cupping) (جس میں جسم سے خون نکالا جاتا ہے) اس وقت مکروہ ہے جب کمزوری کا اندیشہ ہو۔

جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

"وَلَا بَأْس بِالْحِجَامَةِ إنْ أَمِنَ عَلَى نَفْسِهِ الضَّعْفَ أَمَّا إذَا خَافَ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُؤَخِّرَ إلَى وَقْتِ الْغُرُوبِ وَذَكَرَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ شَرْطَ الْكَرَاهَةِ ضَعْفٌ يَحْتَاجُ فِيهِ إلَى الْفِطْرِ"

پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں جب کہ کمزوری کا اندیشہ نہ ہو اور اگر کمزوری کا اندیشہ ہو تو مکروہ ہے، اُسے چاہیے کہ غروب تک مؤخر کرے۔ اور شیخ

الاسلام نے ذکر کیا کہ مکروہ ہونے کی شرط ایسی کمزوری ہے جس سے بندہ روزہ توڑنے کی طرف محتاج ہوجائے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الثالث، فیمایکرہ للصائم ومالا یکرہ، ج1، ص199سے 200)

اور بہارشریعت میں ہے: فصد کھلوانا، پچھنے لگوانا مکروہ نہیں جب کہ ضعف کا اندیشہ نہ ہو اور اندیشہ ہو تو مکروہ ہے، اُسے چاہیے کہ غروب تک مؤخر کرے۔

(بہارشریعت ج1ص998)

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 12-02-2019

روزے کی حالت میں ڈینٹسٹ سے ٹیتھ نکلوانے کے بارے میں مسئلہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ

الاستفتاء 19

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزے کی حالت میں داڑھ ڈینٹسٹ (Dentist) سے نکلوانا کیسا اور اگر اس صورت میں خون نکل کر حلق میں چلا گیا تو اس سے کیا روزہ ٹوٹ جائے گا اگر ٹوٹ جائے گا تو اس صورت میں کیا کفارہ دینا ہوگا؟

سائلہ: صدف (انگلینڈ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابُ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ لِیَ النُّوۡرَ وَالصَّوَابُ

روزے کی حالت میں دانت وغیرہ نہیں نکلوانا چاہیے کیونکہ اس سے خون نکل کر حلق میں چلے جانے کا سخت امکان ہوتا ہے اور اگر خون نکل کر حلق کے نیچے اتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا مگر اس صورت میں کفارہ واجب نہیں ہوگا بلکہ اس روزے کی صرف قضا کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"مَنْ قَلَعَ ضِرْسَهُ فِي رَمَضَانَ وَدَخَلَ الدَّمُ إلَى جَوْفِهِ فِي النَّهَارِ وَلَوْ نَائِمًا فَيَجِبُ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ"

روزہ میں داڑھ نکلوائی اور خون نکل کر پیٹ میں چلا گیا، اگرچہ سوتے میں ایسا ہوا تو اس روزہ کی قضا واجب ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم... إلخ ج2، ص396)

اور بہار شریعت میں ہے: روزہ میں دانت اکھڑوایا اور خون نکل کر حلق سے نیچے اُترا، اگرچہ سوتے میں ایسا ہوا تو اس روزہ کی قضا واجب ہے۔

(بہار شریعت ج1 ص986)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعۡلَمُ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو الحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 11-02-2019

انسولین کا انجکشن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 20

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر شوگر کا مریض انسولین کا انجکشن لگائے کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

سائل: زاہد (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

انسولین کا انجکشن عموماً گوشت میں لگتا ہے اور انجکٹ کی گئی میڈیسن گوشت کے مساموں کے ذریعے جسم میں جاتی ہے اور جب کوئی چیز مسام کے ذریعے بدن میں جائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ روزہ صرف اس وقت ٹوٹتا ہے جب میڈیسن یا غذا منفذ [Route] کے ذریعے بوڈی میں جائے جیسا کہ درمختار میں ہے: وَالْمُفْطِرُ إِنَّمَا ھُوَ الدَّاخِلُ مِنَ الْمَنَافِذِ " جب کہ روزہ تو اس وقت ٹوٹتا ہے جب کوئی چیز منافذ کے ذریعے اندر جائے۔

(ردالمحتار باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ ج2 ص396)

مزید دلائل کے لیے انجکشن اور ڈرپ پر لکھے گئے میرے فتاوی کو پڑھ لیا جائے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 10-02-2017

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 21 کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی روزہ کی حالت پینس (Penis) میں لیکوڈ میڈیسن ڈال لے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ اور اگر وہ میڈیسن مثانہ (Bladder) میں پہنچ جائے تو پھر تو روزہ کا کیا حکم ہے؟

سائل: ایک بھائی (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

اگر مرد اپنے پینس (Penis) میں لیکوڈ میڈیسن ڈالے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اصل مذہب یہ ہے کہ اگرچہ وہ میڈیسن مثانہ میں بھی پہنچ جائے پھر بھی روزہ نہیں جاتا۔ جیسا کہ درمختار مع ردالمحتار میں ہے:

"(أَقْطَرَ فِي إِحْلِيلِهِ) مَاءً أَوْ دُهْنًا وَإِنْ وَصَلَ إِلَى الْمَثَانَةِ عَلَى الْمَذْهَبِ أَيْ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ مَعَهُ فِي الْأَظْهَرِ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ يُفْطِرُ وَالِاخْتِلَافُ مَبْنِيٌّ عَلَى أَنَّهُ هَلْ بَيْنَ الْمَثَانَةِ وَالْجَوْفِ مَنْفَذٌ أَوْ لَا وَهُوَ لَيْسَ بِاخْتِلَافٍ عَلَى التَّحْقِيقِ وَالْأَظْهَرُ أَنَّهُ لَا مَنْفَذَ لَهُ وَإِنَّمَا يَجْتَمِعُ الْبَوْلُ فِيهَا بِالتَّرْشِيحِ كَذَا يَقُولُ الْأَطِبَّاءُ"

مرد نے پیشاب کے سوراخ میں پانی یا تیل ڈالا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اصل

مذہب کے مطابق وہ اگرچہ وہ مثانہ (Bladder) تک پہنچ گیا ہو۔ یعنی امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے موقف کے مطابق اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ مثانے تک پہنچنے کی صورت روزہ ٹوٹ جائے گا اور اختلاف کی بنا اس پر ہے کہ مثانے اور پیٹ کے درمیان منفذ ہے یا نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ یہ کوئی اختلاف نہیں کیونکہ زیادہ ظاہر بات یہ ہے کہ مثانے اور معدے کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے بلکہ مثانے میں پیشاب جذب ہو کر مساموں کے ذریعے آتا ہے یہی اطباء (Doctors) نے کہا ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج3 ص399)

معلوم ہوا کہ اصل مذہب اور مفتی بہ قول یہی ہے کہ پینس میں تیل یا میڈیسن ڈالنے سے اگرچہ میڈیسن یا تیل وغیرہ مثانے میں پہنچ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 12-02-2019

روزے میں ڈائلیسز کرنا کیسا ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 22

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزے کی حالت میں ڈائلیسز (Dialysis) کرنا کیسا ہے کیونکہ اس کے لیے جسم سے سارا خون نکالا جاتا ہے؟

سائل: افضال (انگلینڈ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ لِیَ النُّوۡرَ وَالصَّوَابُ

روزے کی حالت میں ڈائلیسز (Dialysis) کرنا جائز ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس سے جسم سے خون نکال کر اس سے پیشاب کو الگ کیا جاتا ہے اور خون نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

کیونکہ عرب شریف میں زمانہ قدیم سے جسم سے خراب خون نکال کر علاج کرنے کا طریقہ رائج ہے جسے حجامہ (Cupping) کہتے ہیں جس میں جسم کے مختلف حصوں سے خون نکالا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں بھی حجامہ کروایا یعنی جسم سے خون نکلوایا جیسا کہ بخاری شریف میں کئی احادیث میں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجامہ کروایا اور ان میں سے ایک یہ حدیث ہے جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں کہ

"وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حالت میں حجامہ لگایا کہ وہ روزہ دار تھے۔

(صحیح البخاری باب الحجامہ والقی للصائم رقم: 1938)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں حجامہ (Cupping) کروانے کا حکم بھی بیان فرمایا جیسا کہ حدیث میں بھی آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الحِجَامَةُ، وَالقَيْءُ، وَالِاحْتِلَامُ

تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، حجامہ (Cupping) اور قے اور احتلام

(جامع الترمذي، ابواب الصوم، باب ماجاء في الصائم یذرعه القیئ، الحدیث: ۷۱۹، ج۲، ص۱۷۲)

اور فقہ حنفی کی معتبر کتب اس بات پر متفق ہیں کہ حجامہ یا کسی اور طریقے سے جسم سے خون نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جیسا کہ تنویر الابصار اور در مختار میں ہے:

"(أَدْهَنَ أَوْ اكْتَحَلَ أَوْ احْتَجَمَ) وَإِنْ وَجَدَ طَعْمَهُ فِي حَلْقِهِ"

تیل لگانے، سرمہ لگانے اور حجامہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ تیل یا سرمہ کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو۔

(در مختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ ج2ص395)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 11-04-2017

انجکشن اور ڈرپ سے روزے کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 23

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا انجکشن یا ڈرپ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ دلائل سے جواب دیا جائے کیونکہ مجھ سمیت بہت سے کئی لوگ اس بارے کنفیوز ہیں۔

سائل: کبیر فرام شیفیلڈ- انگلینڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

روزے کی حالت میں انجکشن یا ڈرپ لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ وہ رگ میں لگایا جانے والا (v) انجکشن ہو یا پٹھوں میں لگایا جانے والا (I.M) ہو۔ کیونکہ اس بارے میں فقہِ حنفی کا مشہور ضابطہ یہ ہے کہ منفذ [Route] کے ذریعے کسی چیز کا معدے تک پہنچنا روزہ توڑ دیتا ہے اور اگر کوئی چیز منفذ [Route] کی بجائے مسام کے ذریعے معدے یا جسم میں جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور انجکشن یا ڈرپ میں بھی دواء مساموں کے ذریعے ہی جسم میں داخل ہوتی ہے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اس پر تین طرح کے دلائل پیشِ خدمت ہیں۔

(1) سانپ کے کاٹنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا حالانکہ سانپ کے کاٹنے پر بھی زہر جسم میں داخل ہو جاتا ہے مگر اس کے باوجود بھی فقہائے کرام نے اسے مفسد صوم نہیں کہا بلکہ اسے ان اعذار میں شمار فرمایا جن کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز ہو جاتا ہے۔

الدر المختار میں روزہ توڑنے کے اعذار کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"فَصْلٌ فِي الْعَوَارِضِ الْمُبِيحَةِ لِعَدَمِ الصَّوْمِ وَقَدْ ذَكَرَ الْمُصَنِّفُ مِنْهَا خَمْسَةً وَبَقِيَ الْإِكْرَاهُ وَخَوْفُ هَلَاكٍ أَوْ نُقْصَانُ عَقْلٍ وَلَوْ بِعَطَشٍ أَوْ جُوعٍ شَدِيدٍ وَلَسْعَةِ حَيَّةٍ"

اور مصنف نے روزہ توڑنے کے اعذار میں سے پانچ ذکر کیے ہیں

اور باقی یہ ہیں اکراہ اور ہلاکت کا خوف یا عقل کے ضائع ہو جانے کا خوف اگرچہ پیاس یا شدید بھوک کی وجہ سے ہو اور سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے۔

(الدر المختار مع حاشیہ الطحاوی جلد 1 صفحہ 438)

علامہ سید احمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ لسعۃ حیہ کی شرح میں فرماتے ہیں

"اِنْ الرجل اِذَا لَدَغَتْہٗ حَیَّۃٌ فَاَفْطَرَ لِیَشْرَبَ الدَّوَاءَ"

یعنی اگر کسی آدمی کو سانپ کاٹ لے تو دوا پینے کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے۔

(حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار جلد 1 صفحہ 438)

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوا کہ سانپ کے کاٹنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ اس کے بعد دوا پینے سے روزہ ٹوٹا ہے کیونکہ سانپ کا زہر مساموں کے ذریعے جسم میں جاتا ہے نہ کہ منفذ کے ذریعے لہذا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(2) معدے میں انجکشن کے ذریعے دوا نہیں بلکہ اس کا اثر پہنچتا ہے اور معدے تک دواء کا اثر پہنچنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر ہم مان لیں کہ دوا ہی معدے تک جاتی ہے تو یہ دواء رگوں یا پٹھوں کے ذریعے ہی مسام کے ذریعے پہنچتی ہے اور پہلے بیان ہو چکا کہ فقہ حنفی کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جو چیز معدے تک مساموں کے ذریعے سے داخل ہو وہ روزے کو فاسد نہیں کرتی۔ جیسا کہ تیل لگانے اگرچہ اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو۔ کیونکہ یہ کسی مَنْفَذْ [Route] کے ذریعے حلق تک نہیں بلکہ مساموں کے ذریعے حلق تک پہنچتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے:

"(أَوْ أَدْهَنَ أَوْ اكْتَحَلَ أَوْ احْتَجَمَ) وَإِنْ وَجَدَ طَعْمَهُ اى طَعْمَ الدُّهْنِ فِي حَلْقِهِ لِأَنَّ الْمَوْجُودَ فِي حَلْقِهِ أَثَرٌ دَاخِلٌ مِنْ الْمَسَامِّ الَّذِي هُوَ

خَلَلُ الْبَدَنِ وَالْمُفْطِرُ إِنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ"

اگر کسی نے تیل یا سرمہ یا پچھنا لگا یا اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا اگر چہ تیل کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو تو بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا اور کیونکہ حلق میں اس کا اثر مسام کے ذریعے پہنچا ہے جب کہ روزہ تو اس وقت ٹوٹتا ہے جب کوئی چیز منافذ کے ذریعے اندر جائے۔

(ردالمحتار باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہ ج2ص396)

(3) ہماری فقہ کی کتابوں میں ہے کہ غسل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر چہ اس کی ٹھنڈک محسوس کرے۔ حالانکہ غسل کرنے سے پانی جسم کی جلد میں موجود باریک سوراخوں یعنی مساموں کے ذریعے جسم کے اندر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے کہ

"لِاتِّفَاقِ عَلَى أَنَّ مَنْ اغْتَسَلَ فِي مَاءٍ فَوَجَدَ بَرْدَهُ فِي بَاطِنِهِ أَنَّهُ لَا يُفْطِرُ"

اس پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی پانی میں غسل کرے اور وہ اس کی ٹھنڈک پیٹ میں محسوس کرے پھر بھی اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

[ردالمحتار باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہ ج2ص396]

ان دلائل سے واضح ہوا کہ روزے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اس موقف کے قائل کئی علماء کرام اور مفتیانِ عظام ہیں جیسا کہ فتاوی فقیہ ملت میں ہے روزے میں انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے گوشت میں لگوائے یا رگ میں اور تھوڑا آگے لکھا ہے کیونکہ اس کی دواء کسی منفذ کے ذریعے داخل نہیں ہوتی بلکہ مسامات

کے ذریعے پورے بدن میں جاتی ہے۔

(فتاوی فقیہ ملت ج1 ص344)

اور اسی طرح ہی وین میں انجکشن لگانے سے دواء وینز سے آگے باریک وینز میں داخل ہوکر مساموں کے ذریعے ہی معدے تک پہنچتی ہے۔لہذا وین میں انجکشن یا ڈرپ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور ہاں روزے میں انجکشن لگانے سے احتراز بہتر ہے اور ضرورتِ شدیدہ کے بغیر انجکشن یا ڈرپ نہیں لگانے چاہیے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 11-04-2017

کیا زخم (Wound) پر لیکیوڈ دوائی لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 24

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا کسی زخم وغیرہ پر لیکیوڈ میڈیسن جو پتلی ہوتی ہے لگانے یا اس کا مساج کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اسی طرح اگر میڈیسن والی بینڈج لگانے سے روزے کا کیا حکم ہے؟

سائل: عبداللہ (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

زخم (Wound) پر لیکیوڈ میڈیسن لگانے یا زخم پر میڈیسن لگی ہوئی بینڈج لپیٹنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ ایسی صورت میں اگر دوائی جسم میں جاتی بھی ہے تو وہ جسم کے مساموں کے ذریعے جاتی ہے جب حنفی فقہ کا قانون ہے کہ جسم میں مساموں کے ذریعے داخل ہونے والی کسی میڈیسن یا فوڈ سے روزہ نہیں ٹوٹتا جیسا کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب حاشیہ طحطاوی میں ہے:

والداخل من المسام لا ینافیه یعنی جو چیز مسام کے ذریعے جسم میں جائے وہ روزے کے منافی نہیں۔

(حاشیہ طحاوی ج1 ص659)

ہاں اگر کوئی میڈیسن یا فوڈ کسی منفذ [Route] کے ذریعے بوڈی میں جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے: وَالْمُفْطِرُ إِنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنَ الْمَنَافِذِ" جب کہ روزہ تو اس وقت ٹوٹتا ہے جب کوئی چیز منافذ کے ذریعے اندر جائے۔

[ردالمحتار باب مایفسد الصوم و مالا یفسدہ ج2 ص396]

مزید دلائل کے لیے آئی ڈراپس وغیرہ پر لکھے گئے میرے فتاوی کو پڑھ لیا جائے۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 12-02-2017

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 25

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزے کی حالت میں ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ، ایم، آئی، آر، سٹی اسکین، ای سی جی وغیرہ کروانا کیا ہے اور کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

سائل: ڈاکٹر عبداللہ (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابِ

ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ، ایم، آئی، آر، سٹی اسکین، ای سی جی، وغیرہ کروانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ ان جیسے تمام ٹیسٹس (Tests) کروانے سے معدے میں کوئی چیز داخل نہیں ہوتی لہذا ان سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــہ

ابو الحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 12-02-2017

روزے میں موتھ واش، گلیسرین کا استعمال کیسا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 26

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزے میں موتھ واش اور گلیسرین کا استعمال کرنا کیسا؟

سائل: ایک بھائی (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

موتھ واش اور گلیسرین جو منہ کو دھونے اور منہ کے درد وغیرہ کو دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتے ہیں۔ روزے میں استعمال نہ کیے جائیں کہ مکروہ ہے کیونکہ منہ میں ڈالنے سے ان کو چکھنا لازم آتا ہے اور روزے میں بلا عذر ایسی چیزوں کو چکھنا مکروہ ہے۔ جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

"وَكُرِهَ ذَوْقُ شَيْءٍ، وَمَضْغُهُ بِلَا عُذْرٍ" روزہ دار کو بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے

(الفتاوی الھندیہ الباب الثالث فیما یکرہ للصائم ج1 ص199)

موتھ واش وغیرہ کو روزے میں استعمال نہ کیا جائے کہ ان چیزوں کا حلق سے نیچے اترنے کا شدت سے امکان ہے جس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 12-02-2019

زبان کے نیچے ٹیبلٹ رکھنا کیسا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 27

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دل کے امراض میں ڈاکٹرز مریض کو زبان کے نیچے ایک گولی (Tablet) رکھنے کا مشورہ دیتے ہیں کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

سائل: ایک بھائی (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

روزے کی حالت میں زبان کے نیچے ایسی گولی (Tablet) رکھنے سے اس وقت روزہ ٹوٹ جائے جب اس کا کوئی ذرہ حلق سے نیچے اتر جائے گا۔لہذا اس کے رکھنے سے پرہیز کیا جائے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 12-02-2019

نیبولائزر کا استعمال کرنا کیسا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء 28

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا نیبولائزر کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سائل: ایک بھائی (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

جی ہاں: پھیپھڑوں کی تکلیف میں نیبولائزر (Nebuliser) استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ اس میں ایک مخصوص قسم کی میڈیسن استعمال کی جاتی ہے جو آکسیجن کے ساتھ پھیپھڑوں کے اندر جاتی ہے اور ان کو کھولتی ہے۔ اور فقہِ حنفی کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب دوا یا غذا کسی منفذ کے ذریعے معدے تک پہنچ گئی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جیسا کہ علامہ شامی نہر کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

"ذَکَرَہُ الْمُحَقِّقُوْنَ أَنَّ مَعْنَی الْفِطْرِ وُصُولُ مَا فِیهِ صَلَاحُ الْبَدَنِ إِلَی الْجَوْفِ أَعَمُّ مِنْ کَوْنِہِ غِذَاءً أَوْ دَوَاءً"

محققین نے روزہ ٹوٹنے کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ ایسی چیز کا معدے تک

پہنچنا جو صلاح بدن کا باعث ہو یہ عام ہے کہ وہ غذا ہو یا دوا۔

(ردالمحتار،ج2،ص410)

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــہ

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date: 12-02-2019

USING EAR DROPS WHILST FASTING

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

Question:

What do the scholars of the Din and muftis of the Sacred Law state regarding the following issue: will the fast break by inserting medicine or ear drops etc. into the ear, there is a lot of confusion in this regard. It is requested that an answer is provided with clarity.

Questioner: Bilal from Leicester

Answer:

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابِ

The ear has three segments outer, middle and inner, between the outer and middle there is

a n e a r d r u m . Through the outer segment any liquid;medicine or oil etc. doesn't reach the middle segment, due to the eardrum,because there is no route between the outer and middle segments. As can be seen in the picture below.
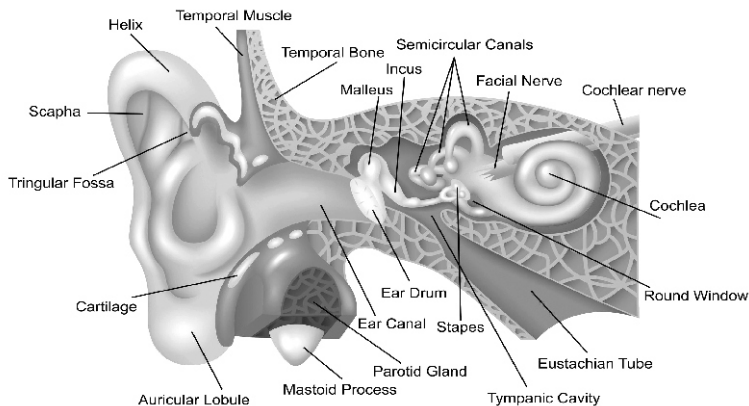
Human Ear Anatomy

Subsequently, according to new research by inserting medicine or oil in the ear the fast does not break, with the condition that the eardrum is not perforated. Also, if the medicine etc. inserted into the ear does penetrate then it is not via routes rather it penetrates through pores. Aprinciple of Hanafi fiqh is anything that reaches the throat or stomach via routes, breaks the fast, on the contrary forvia pores. Regarding this, evidences will be presented from credible books of Hanafi Fiqh.

Snakebite doesn't break the fast, even though by a snake biting poison enters the body. However in spite of this, the honorablescholars of Fiqhhaven't stated it as an invalidator of fast. Rather it is associated with those exceptions that make it permissible to break the fast.

In Dur ul Mukhtar the exceptions in which the fast can be broken are stated

"فَصْلٌ فِي الْعَوَارِضِ الْمُبِيحَةِ لِعَدَمِ الصَّوْمِ وَقَدْ ذَكَرَ الْمُصَنِّفُ:

مِنْهَا خَمْسَةً وَبَقِيَ الْإِكْرَاهُ وَخَوْفُ هَلَاكٍ أَوْ نُقْصَانُ عَقْلٍ وَلَوْ بِعَطَشٍ أَوْ

جُوعٍ شَدِيدٍ وَلَسْعَةِ حَيَّةٍ"

The author has mentioned five exceptions for breaking the fast and the remaining are compulsion, fear of fatality orthe fear of losing the intellect, even if it is due to thirst or intense hunger and also due to a snake biting.

(الدر المختار مع حاشیہ الطحاوی جلد 1 صفحہ 438)

Allamah Sayyid Ahmad Tahtawi) ,may Allah have mercy on him(states in the explanation of snake bite that,

"اِنْ الرجل اِذَا لَدَغَتْہٗ حَيَّةٌ فَاَفْطَرَ لِيَشْرَبَ الدَوَاءَ"

If a snake bites someone, it is permissible to break the fast in order to drink medicine.

(حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار جلد 1 صفحہ 438)

From the above-mentioned reference it is made clear that the fast is not broken due to the snake biting, rather the fast is broken by drinking medicine after it, because the snake poison enters the body via pores not via routes, thus the fast will not break.Furthermore, applying oil, even if its taste is felt in the throat because it doesn't enter the throat via a route, rather it enters the throat via pores. As is stated in Dur ul Muhtar

"(أَوْ أَدْهَنَ أَوْ اكْتَحَلَ أَوْ احْتَجَمَ) وَإِنْ وَجَدَ طَعْمَهُ اى طَعْمَ الدُّهْنِ فِي حَلْقِهِلِأَنَّ الْمَوْجُودَ فِي حَلْقِهِ أَثَرٌ دَاخِلٌ مِنْ الْمَسَامِّ الَّذِي هُوَ خَلَلُ الْبَدَنِ وَالْمُفْطِرُ إِنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ"

If someone applied oil, surmaor had cupping done, such a persons fast will not break, even if the taste of the oil can be felt in the throat, even then the fast will not break, because it's effect reaches the throat through pores. Whereas the fast breaks when something enters via the routes.

(رد المحتار باب مایفسد الصوم وما لا یفسدہ ج2ص396)

It's mentioned in our books of Fiqh that the fast does not break by doing ghusl, even if any coolness is felt from it. Although, by doing ghusl water enters the body via tiny holes present on the skin i.e pores and the fast does not break from this.

Just as it is mentioned in FatawāShāmī,

"الِاتِّفَاقِ عَلَى أَنَّ مَنْ اغْتَسَلَ فِي مَاءٍ فَوَجَدَ بَرْدَهُ فِي بَاطِنِهِ أَنَّهُ لَا يُفْطِرُ"

It is agreed upon that if someone does ghusl in water and feels coolness in the stomach from it, even then his fast will not break.

(ردالمحتار، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ ج2ص396)

It is known through these fiqhtexts, that the fast breaks when something reaches the throat or stomach via routes, not via pores. Also if something enters via pores and reaches the stomach, then by this the fast doesn't break. Inserting medicine or oil into the ear doesn't break the fast because in this case medicine isn't reaching the throat via routes. Although it can penetrate via pores, the fast doesn't break due to this, as discussed.

Answered by: *Mufti Qasim Zia al-Qadri*
Translated by: *Hamza Hussain*